

تارکاپنہ
الفصل قادیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ الْقَضَلَ بِیْدِ اللّٰهِ
یُوْتِیْهِ مِنْ یَّشَآءٍ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ
رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL QADIAN

الفصل

اخبار
فی چہ
قادیان

جماعت احمدیہ مسلمہ آگن جسے (۱۹۱۳ء) میں حضرت زوالشیر الدین محمود خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۲ مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۲۶ء شنبہ مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۳۴۵ھ جلد

مخبر نامہ کی تکمیل کی انتہائی مہیا

المسیح

جیسا کہ اجاب کو جناب سرگرمی صاحب ترقی اسلام کے اعلانات سے معلوم ہو رہا ہوگا۔ مخبر نامہ پر دستخط کرنے کا کام اس جوش اور سرگرمی سے نہیں کیا جا رہا جسکی اس وقت ضرورت ہے۔ حالانکہ وقت بہت تنگ ہے۔ اور کام بہت عظیم الشان ہے۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر مقام سے مخبر نامہ کے فارم دستخط ہو کر اگست کے آخر تک یا انتہائی طور پر ستمبر کے پہلے ہفتہ تک مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔

پس ان اجاب کرام کو جنہیں اس کام پر مقرر کیا گیا ہے۔ نہایت ہی تن دہی کے ساتھ فارموں کی تکمیل کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور اپنے اپنے حلقہ عمل میں ہر ایک مرد و عورت اور ہر بلخ لڑکے لڑکی کے جلد سے جلد دستخط کرنے چاہئیں۔ ایسے کاموں کیلئے روز روز موقع نہیں ملا کرتا۔ اور جب موقع ملے۔ اس وقت اگر اس سے پورا فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ تو اس کا خمیازہ مدت العزت تک بھگتنا پڑتا ہے پس اجاب کو اپنے سائلہ کار ناموں میں مخبر نامہ کی تکمیل کے تازہ کار نامہ کا شاندار اضافہ کر کے سرگرم کوشش کرنی چاہیے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے ارکان سلسلہ کے جن کا ذکر گذشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے۔ ۱۳ اتر تاریخ دس پرچہ کے قریب قادیان سے شملہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اجاب جماعت کا ایک جم غفیر حضور کو الوداع کہنے کے لئے قصبہ سے باہر تک ساتھ آیا۔ حضور نے اپنے بعد حضرت مولانا شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا ہے۔ جناب سید رولی اللہ شاہ صاحب باوجود بیماری ہونیکے حضور کے ساتھ گئے۔ اجاب انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ انپر لقوہ کی بیماری نے حملہ کیا ہے۔ جناب حافظ روشن علی صاحب لاہور سے تشریف لے آئے ہیں۔ اگرچہ انہیں بیماری سے صحت ہے۔ لیکن کمزوری بہت ہے۔ بیماری کے اس حملہ سے انکی بصارت پر بھی ناگوار اثر پڑا ہے۔ اجاب انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

بازاری کو صاف صاف صاحب کو کراچی سے واپس لائے اور پھر حضور کے ہمراہ شملہ روانہ ہوئے۔ ان کے لئے معنی خیز دعاؤں کا صاحب کو اب صحت ہے۔

محضر نامہ جلد تیار ہونا چاہیے

برادران اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:-
 محضر نامہ کی تکمیل کے متعلق اس وقت تک جس بے توجہی سے کام لیا گیا ہے۔ اس سے میں اندازہ کرنا ہوں۔ کہ احباب نے اس کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اور اگر سمجھا ہے۔ تو پھر اس کی طرف توجہ وہ نہیں کی گئی۔ جو اس کی اہمیت چاہتی ہے۔ اجابہ مجریہ ۹ اگست میں اس کی تکمیل کی طرف احباب کو متوجہ کرتے ہوئے میں نے ۳ اگست تک دستخط کنندگان کی تعداد ضلع دارہ دکھائی ہے۔ جس سے احباب مطلع ہو چکے ہونگے۔ آج میں ۸ اگست تک کی تعداد کا اعلان کرتا ہوں۔ ہر ایک ضلع کے احباب خود ہی غور کریں۔ کہ ان پانچ ایام میں انہوں نے کیا کام کیا ہے۔

علاقہ پنجاب

ضلع	تعداد سابقہ	تعداد موجودہ
(۱) گورداسپور	۶۳۳۸	۹۲۲۹
(۲) جنگ	۶۰	۱۱۲۳
(۳) امرتسر	۹۹۹	۹۹۹
(۴) شاہ پور گروڈا	۹۷۴	۹۷۴
(۵) لاہور	۷۷۳	۷۷۳
(۶) راولپنڈی	۲۲۹	۲۲۹
(۷) لائل پور	۲۵۲۶	۲۹۹۳
(۸) سیالکوٹ	۲۶۸۲	۳۸۵۰
(۹) گجرات	۲۷۵۳	۲۸۵۵
(۱۰) میانوالی کشمیر	۱۱۳	۱۱۳
(۱۱) ہوشیار پور	۱۲۲۰	۲۸۵۷
(۱۲) فیروز پور	۲۸۳۹	۵۲۹۹
(۱۳) شیخوپورہ	۲۲۲۲	۲۲۲۲
(۱۴) میانوالی	۲۲۳۰	۲۲۳۰
(۱۵) بہتک	۵۶۷	۵۶۷
(۱۶) جالندھر	۲۳۹۶	۳۹۱۴
(۱۷) گوجرانولہ	۱۱۳۰	۱۲۳۵
(۱۸) ملتان	۶۲۹	۶۲۹
(۱۹) منٹگری	۶۱۳	۶۱۳
(۲۰) لدھیانہ	۱۰۱	۷۶۳
(۲۱) جہلم	۵۰۱	۵۰۱
(۲۲) سوات	۲۲۲	۶۲۲

احمدی نوجوانوں کا عزم با بحزم

ہم کفر سے اب جنگ کا اعلان کرینگے
 ہم خانہ تشلیت کو دیران کرینگے
 ہم کھانے کو ہم ملت بیضا کا بنے ہیں
 اس راہ میں جو کچھ ہے وہ قربان کرینگے
 جو شان کہ پیدا تھی زمانہ میں عمرنگے
 تازہ تری اسلام۔ ہم ہی شان کرینگے
 کٹ جائیں گے۔ مٹ جائیں گے ہم راہ دنیا میں
 دنیا کو تری تابع فرمان کرینگے
 دریاؤں میں کودینگے۔ پہاڑوں پر چڑھینگے
 پر مشکلیں سب تری ہم آسان کرینگے
 تو غلغلہ اندازہ جہاں ہو سکے رہینگا
 برپا تری خاطر سے وہ طوفان کرینگے
 جو گردن اعداء کو ترے آگے جھکا دے
 ہم گردن اعداء پہ وہ احسان کرینگے
 ہم کلمہ توحید پڑھا دیں گے بتوں کو
 ہر کا زور مشرک کو مسلمان کرینگے
 ہفتاد و دو ملت کی کشاکش ہے پرانی
 اس رزم میں ہم بزم کاسان کرینگے
 کچھ بے ہوشی ل جائینگے سب دست نی پر
 بدخوا ہوں کو۔ ملکہ۔ ترے حیران کرینگے
 ہاں انگلی سی پھر انجمن آسانیاں ہونگی
 قربان برخ یا بر پیر پھر جان کرینگے
 پھر ہوگی ذرا دانی مہربانے محبت
 وہ رہتا ہے ترے پھر بچے ہمان کرینگے
 (بشیر احمد خان پسر حقائق صاحب مرحوم)

اخبار احمدیہ

دُعا برادر احمد گل صاحب نفث خانہ عواق کارا کا پیار ہے
 بابو محمد اکبر صاحب ملتان کارا کا بھی پیار ہے۔ دعا
ولادت مفتی فضل الرحمن صاحب کو خدا تعالیٰ نے دوسری اولیہ سے پیار کر کے
 کے بعد رب کا عطا کیا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ احباب کو روٹی
 درازی کر دو خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔
اعلان نکاح ۱۳ اگست ۱۹۲۴ء بروز بدھ صبح ۱۱ بجے
 جو ہی منصورہ کی نکاح سمات زینب بیگم صاحبہ سے ہو گیا ہے۔
 (بشیر احمد خان پسر حقائق صاحب مرحوم)

ضلع	تعداد سابقہ	تعداد موجودہ
(۲۳) ڈیرہ غازی خان	۱۱۷۱	۱۱۷۱
(۲۵) وہلی	۳۵۰۰	۳۵۰۰
(۲۶) اٹک	۵۰	۵۰
(۲۷) کوٹ گانوال	۳۵۵	۳۵۵
کل تعداد پنجاب	۲۸۵۲۹	۶۳۸۶۵
علاقہ سرحد		
(۱) ضلع ہزارہ	۵۰۰	۵۰۰
(۲) کوٹاٹ	۱۲۶	۱۲۶
میزان سرحد	۶۲۶	۶۲۶
میزان پنجاب	۲۸۵۲۹	۶۳۸۶۵
کل میزان	۲۹۱۹۵	۶۴۵۱۱

خاص قاضی

ایسے تقدات و نماز عات کے لئے جو کسی غیر احمدی
 اور احمدی کے درمیان پیدا ہو جائیں۔ یا جو غیر احمدیوں کے درمیان
 ہوں۔ ان کے تصفیہ کے لئے حضرت ولیفقاہ (سید ابوبکر علیہ السلام) نے
 حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو خاص قاضی مقرر فرمایا ہے
 (ذوالفقار علی خان ناظر علی)

شکر یہ

ہمارے مبلغ علاقہ منظر گراہ (مولوی غلام احمد
 صاحب جمیل) کی مددوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اکثر
 معزز مسلمانوں نے موجودہ نزاکت و وقت کا احساس
 کرتے ہوئے ہمارے جاری کردہ مجلہ کی اشاعت میں اچھوتی مدد
 اور ہر طرح کی ہمدردی فرمائی ہے۔ اس لئے ہم نے محبت اسلام کا
 ثبوت دیا ہے۔
 میں صیغہ ترقی اسلام کی طرف سے ان تمام احباب اور باخصوص
 شیخ نبی بخش صاحب۔ شیخ اللہ بخش صاحب ذیلہ۔ ملک قادری بخش صاحب
 پیلہ۔ سائینس منظر گراہ خاص۔ محمد حسین خان صاحب آزاد میونسپل کونسل
 و شیخ فتح دین صاحب انین لہور مولوی کریم حسین شاہ صاحب اثنا عشری
 ساکن کوٹہ حاجی شاہ مولوی اللہ بخش خان صاحب تاج کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔
 اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ انکو بیش از بیش نعمات اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین
 (ناظر صیغہ ترقی اسلام)

(ناظر صیغہ ترقی اسلام)

(مفتی عبدالرحمن عظیمی قادیانی پسر پیر پور پبلشر نے اخبار اسلام پریس کوئٹہ میں اخبار لکھانے کا فیصلہ کیا ہے)

الفضل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۲۶ء

ولایت میں مسلمانوں کے خلاف منڈوں کا پراپیگنڈا

ہندو قوم نے جو نہایت بوشیبا اور ذمہ منہ شناس قوم ہے نہ صرف ہندوستان میں مسلمانوں کو ہر میدان سے نکال دینے کا اپنی طرف سے پورا پورا سامان کر رکھا ہے۔ بلکہ یورپ میں بھی ہندوستان کے مسلمانوں کے خلاف پراپیگنڈا کرنے میں سالہا سال سے مصروف ہے۔ اور ایسی گہری چالوں سے یہ کام کر رہی ہے۔ کہ ہر کوئی شخص ان سے باسانی واقف نہیں ہو سکتا عام طور پر ہندوؤں کا طریقہ یہ ہے کہ انگلستان کے ایسے قابل اور با اثر لوگوں سے جو اپنی اپنی پارٹیوں کے لیڈر ہوتے اور بارسوخ سمجھے جاتے ہیں۔ مختلف موضوع پر بڑی بڑی قیمن دیکر کتابیں لکھواتے ہیں۔ اور پھر ان کتابوں کو لکھنے والوں کے نام سے چھپو کر یورپ میں شائع کر دیتے ہیں۔ ایسی کتابیں عموماً ہندو مذہب، ہندو تاریخ، ہندو فلسفہ، ہندو رسوم وغیرہ کے متعلق لکھی جاتی ہیں۔ اور چونکہ وہ ہندو خود لکھواتے ہیں۔ اور اس کے معاوضہ میں بڑی بڑی رقمیں ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کتابوں کے مصنفین کو لازماً ہندوؤں کی خوبیوں کو بڑھا چڑھا کر دکھانا پڑتا ہے۔ اور اس کے لئے خواجواہ مسلمانوں کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتے ہوئے ہر رنگ میں مسلمانوں پر ان کی فوقیت ظاہر کی جاتی ہے۔ ایسی کتابیں جو لوگ پڑھتے ہیں وہ چونکہ نہیں جانتے۔ اور نہ خود بخود جان سکتے ہیں۔ کہ یہ کتابیں ہندوؤں کی اپنے تئیں پر لکھوائی اور چھپوائی ہوئی ہیں۔ اس لئے وہ ہمیں سمجھتے ہیں۔ کہ اہل علم اگر یوں نے بطور خود لکھ کر شائع کی ہیں۔ اور جو کچھ ان میں لکھا گیا ہے۔ وہ انکی آواز اور غیر جانبدار رائے ہے۔ اس بنا پر وہ ان کی ہر بات کو درست اور صحیح سمجھ کر جہاں ہندوؤں سے ہمدردی اور دوستی پیدا کر سکیں ان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ وہاں مسلمانوں کے متعلق ان کے دلوں میں نفرت اور حقارت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ مسلمانوں کے متعلق انہیں صحیح واقفیت ہم پہنچانے اور غلط باتوں کی تردید کرنے کا حال کوئی انتظام نہیں۔ اس لئے ان لوگوں کے دلوں میں مسلمانوں کی طرف

کوئی قدر و وقعت نہیں۔ بلکہ تنفر اور تحقیر پائی جاتی ہے۔ اور ہندو لوگوں سے زبرد اور طاقت کے ساتھ اس میں روز بروز اضافہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چونکہ ہندوستان پر انگریز حکمران ہیں۔ اور مسلمانوں کی سیاسی اور ملکی ترقی اور حقوق ان کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس لئے انگریزوں کے ایسے خیالات کی اصلاح و درستی کی کوشش نہ کی گئی۔ جو مسلمانوں کے متعلق ہندو نہایت جالا کی اور ہوشیاری سے پیدا کر رہے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچے گا۔ نہ ان کی کوئی آواز سننے والا ہو گا۔ اور ان سے ہمدردی کرنے والا ہر طرف سے ان کے خلاف آواز اٹھے گا۔ اور ہر صورت میں ان کو ملزم ٹھہرایا جائیگا۔ اس نہایت ہی تباہ کن نتیجہ کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس طرف خاص توجہ فرمائی ہے۔ اور اپنے مبلغ مولوی عبدالرحیم صاحب دردام۔ اے مقیم لندن کو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں۔ اور اسلام و مسلمانوں کے خلاف دلالت میں جو غلط اور جھوٹے خیالات پھیلانے جا رہے ہیں ان کی تردید کرتے ہوئے صحیح حالات پیش کریں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے بڑی مسرگرمی کے ساتھ یہ کام شروع کر دیا ہے۔ فی الحال انہوں نے اس کام کی ابتدا دلالت کے با اثر اور مغرب اخبارات میں مضمون شائع کرانے سے کی ہے۔ اور اس وقت تک کسی ایک مضامین شائع کر چکے ہیں۔ چونکہ یہ ایک ایسا وسیع کام ہے۔ جس کے لئے ایک دو آدمی کافی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان خاص طور پر اس کی طرف توجہ کریں۔ تاکہ ولایت میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق جو غلط خیالی پھیلائی جا چکی یا پھیلائی جا رہی ہیں۔ وہ دور ہو سکیں۔ اہل علم اصحاب مضافی اور کتابیں لکھ کر ولایت میں شائع کرنی چاہئیں۔ یا ولایت میں جن کتابوں کی اشاعت کا انتظام کیا جائیگا۔ ان میں حصہ لینا چاہئے۔ یہ نہایت ہی ضروری کام ہے۔ مسلمانوں کو اب اس کی طرف سے ایک منٹ

بھی غافل نہیں رہنا چاہیے۔ اگر کچھ عرصہ اور مسلمانوں نے ادھر تو جہنم کی تلوپانی سے گزر نہ سکتے تھے۔ اس بارے میں مزید واقفیت حاصل کرنے یا کسی قسم کی اصلاح دینے کے لئے دفتر ترقی اسلام قادیان سے خط و کتابت کرنی چاہیے۔

مسلمان کرپان ضبط کرنا نہیں چاہئے بلکہ خود اسلحہ حاصل کرنا چاہئے ہیں

کرپان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری طرف سے مسلمانوں کو بھی اسلحہ رکھنے کی اجازت کے متعلق جو جدوجہد ہندوستان اور ولایت میں کی جا رہی ہے۔ اس سے خواجواہ مسلمانوں کو اخبار شمشیر پنجاب برائے دفتر ہورہا اور تہذیب و شرافت کو بالائے طاق رکھ کر ذمہ کی آمیزہ الفاظ حضرت امام جماعت احمدیہ اور آپ کے خدام کے متعلق استعمال کر رہا ہے۔ حالانکہ ازر دے انصاف مسلمانوں کے مطالبہ اسلحہ پر لکھوں کو اعتراض کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اگر کچھ کھیل بندوں تلواریں رکھ سکتے ہیں۔ اور کسی ایک مقامات پر ان سے بے گناہ اور ہتھیار مسلمانوں کو قتل کرنے اور خون بہانے کے مرتکب ہو سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے مسلمان اپنی حفاظت کے لئے گورنمنٹ سے اسلحہ رکھنے کا مطالبہ نہ کریں۔ اور گورنمنٹ اس سے منظور نہ کرے۔ چونکہ سکھوں نے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ وہ کرپان بطور مذہبی نشان کے نہیں رکھتے بلکہ اس سے اسلحہ کا کام لیتے ہیں۔ اور اس طرح ان لوگوں کا امن و امان سخت خطرہ میں پڑ چکا ہے جو ہتھیار اور خیر مسلح ہیں۔ اس لئے اس بارے میں مسلمانوں کے مطالبہ کو نظر انداز کرنے کے لئے گورنمنٹ کے پاس کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ اور مسلمان اس وقت تک پوری پوری جدوجہد اور سعی و کوشش کرنے میں بالکل حق بجانب ہیں۔ جب تک ان کو بھی بغیر لائسنس سکھوں کی طرح اسلحہ رکھنے کی اجازت نہ مل جائے۔

شمیر پنجاب جو آج گورنمنٹ سے کرپان کی آمادگی حاصل کر لینے کے بعد کسی کو خاطر میں نہیں لاتا اور یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ تمام دنیا بھی اگر ایک طرف ہو جائے۔ تو سکھوں کا بال بینکا نہیں کر سکتی۔ خوب جانتا ہے۔ کہ حضور اہی عمرہ قبلی سکھ بھی تلوار سے اس طرح محروم تھے۔ جس طرح آج مسلمان ہیں۔ پھر جبکہ سکھ ہتھیار رکھنے کی اجازت حاصل کر کے دوسروں کے لئے خطرہ کا موجب بن سکتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ دوسروں کو بھی اسلحہ رکھنے کی اجازت نہ ملے۔ ہاں اسکے لئے جدوجہد اور کوشش کرنا چاہئے۔

ہندو عورتوں کا لاشی چلانا

وہ ہندو جنہیں اتنا بھی گوارا نہیں کہ مسلمان اپنے ہاتھوں میں چھوٹی لاشی رکھیں۔ وہ خود جن تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ان کا کسی قدر تہ مشہور ڈنڈے باز ڈاکٹر مونجے کے حسب ذیل الفاظ سے لگ سکتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

”میں نے اپنے اس دورہ میں بالکل نیچے دار ہندوؤں کو اس اہم ضرورت پر خاص طور پر توجہ دلائی ہے کہ سکولوں میں پڑھنے والی لڑکیوں کے لئے لاشی چلانے اور اٹھاؤں کی کسرت کرنے کا انتظام ہو۔ ان کے لئے علیحدہ کھانا بنائے جاسکتے ہیں اور ان کے حسب حال درزشوں کی ترویج کی جاسکتی ہے۔“

میں نے خاص طور پر ان سے یہ اپیل بھی کی ہے کہ ۱۲ برس سے لے کر ۲۰ سال کی عمر تک کوئی منظم خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی جسمانی ورزش اور لاشی چلانے کی تربیت کے بغیر نہ رہے۔“ (تج ۹ جون)

ہندو مہاجن لڑکوں اور مردوں کے علاوہ لڑکیوں اور نوجوان عورتوں کو لاشی چلانے اور اٹھاؤں میں کسرت کرنے کا انتظام جس طرح چاہیں کریں کسی کو اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔ لیکن ہم مسلمانوں سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ کئی جگہ ہندوؤں سے پٹنے۔ مار کھائے اور قتل ہوئے ان کے بعد اب ان کی عورتوں اور لڑکیوں کے ہاتھوں پٹے رہیں۔ اگر یہی ارادہ ہے تو خیر۔ ہندو مسلمانوں کو جسمانی صحت اور زندگی کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔ باقاعدہ ورزش کرنی چاہیے۔ اور اپنے جسم کو مضبوط و طاقتور بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس لئے نہیں کہ کسی بیگناہ پر حملہ کیا جائے کسی کو بلاوجہ تکلیف دی جاسکے۔ کسی کے ناجائز طور پر حقوق غصب کئے جائیں۔ بلکہ اس لئے کہ اپنی حفاظت کی جائے۔ اپنی عزت و آبرو بچائی جائے۔ اپنی غیرت اور حیثیت کو محفوظ رکھا جائے۔

گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق ہندوؤں کا خیال

آجکل کئی مقامات سے اس قسم کی خبریں آرہی ہیں۔ کہ ہندوؤں کو مسلمانوں سے بدظن کرنے کے لئے طرح طرح کی خبریں پھیلا رہے ہیں۔ اور اس طرح چاہتے ہیں کہ حکام کو مسلمانوں کے خلاف کر کے نقصان پہنچائیں۔ لیکن وہ لوگ جو خفیہ خفیہ مسلمانوں کے متعلق حکام کے کان بھرتے ہیں۔ اور بالکل جھوٹی باتیں جا کر سناتے ہیں۔ وہ خود کھلم کھلا گورنمنٹ کے متعلق جس خیالی کی بنیاد کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ۔

”اگر ہم یہ کہیں تو کیا بچا ہے۔ کہ جھوٹ و غار مکر و فریب“

ہے۔ اگر مسلمانوں نے اس میں مستی نہ دکھائی۔ اور اپنے مطالبہ کو آئینی طور پر پورے نہ رکھنے کے ساتھ جاری رکھا۔ تو گورنمنٹ کے لئے اسے پورا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا۔

سکھ مہاجن کو سمجھ لینا چاہیے۔ کہ مسلمانوں کا یہ مقصد نہیں ہے۔ کہ سکھوں کو کرپان کی آزادی سے محروم کر دیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ خود بھی اسلحہ رکھ سکیں۔ تاکہ طاقت اور جرأت و حوصلہ کا توازن قائم رہے۔ اب یہ گورنمنٹ کے اختیار میں ہے۔ کہ جس طرح چاہے۔ اپنی رہایا کے سبب فرقوں کو ایک سٹیج پر لے آئے اور کسی کو بلاوجہ اور بلا سبب باقی سب لوگوں پر ایسی فوقیت نہ دے۔ جو ملک کے امن اور لوگوں کی جان و مال کو خطرہ میں ڈال دے۔

ہندوستان کے الیکٹریسیٹ کے ذاتی اخراجات

معاصر ہندوستان کے بادشاہوں اور ہندوستان کے راجوں کے سالانہ اخراجات کی ایک فہرست شائع کی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ الیکٹریسیٹ کے اخراجات بڑے بڑے بادشاہوں کے اخراجات کے مقابلہ میں ہندوستان کے معمولی راجوں کے اخراجات بہت بڑے ہوتے ہیں۔ مثلاً جہاں شاہ اہلی شاہ انگلستان شاہ جاپان اور شاہ اسپین کے اخراجات علی الترتیب ۲۹۰۳۰ لاکھ اور ۱۸ لاکھ سالانہ ہیں۔ وہاں جہاں صاحب صاحب بھوپور۔ جہاں صاحب صاحب پٹیالہ۔ نوآباد صاحب راجپور کے اخراجات بالترتیب ۳۰۰۰۰۔ ۲۵ لاکھ سالانہ ہیں۔ اور پھر ان کے ذاتی اخراجات ہیں۔ ہندوستان کے سے غریب اور خاص کر ریاستوں کی مفلوک احوال رعایا کے حکمرانوں کے اس قدر گراں اخراجات نہایت ہی حیرت انگیز ہیں۔ کاش! ایسے دلیان ریاست کو اپنی رعایا کی حالت کا کچھ ہی احساس ہو۔

جہاں ہمارے لئے چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے حکمرانوں کے اس قدر اخراجات حیران کن ہیں۔ وہاں یہ معلوم ہو کر نہایت ہی مسرت اور خوشی ہوگی۔ کہ حضور نظام دکن خداداد ملکہ محض ۳ لاکھ روپیہ سالانہ میں اپنے ذاتی اخراجات چلاتے ہیں۔ حیدرآباد ہندوستان بھر میں سب سے بڑی ریاست ہے۔ اور اپنے انتظام اور حدود کے لحاظ سے ایک سلطنت ہے۔ اس کے حکمران کا صرف تین لاکھ روپیہ سالانہ اپنے اخراجات کے لئے لینا تاتا ہے۔ کہ وہ اس بارے میں نہایت ملاحظا ہیں۔ دیگر دلیان ریاست کو ان کے نمونہ اور مثال سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اور اپنی حالت اور اپنی ریاست کی وسعت کو مد نظر رکھ کر اپنے ذاتی اخراجات میں بہت کچھ تخفیف کرنے کی طرف توجہ فرمائی چاہیے۔

حکومت برطانیہ کا اثاثہ ہیں۔ یہی وہ ستون ہیں۔ جن پر عظیم الشان سلطنت قائم ہے۔ (تج ۱۳ جون)

جو لوگ گورنمنٹ کے متعلق یہ خیال رکھتے ہوں۔ وہ گورنمنٹ کو کمزور کرنے بلکہ بالکل الٹ دینے کے لئے جو کچھ کریں۔ ان کے نزدیک جائز اور ضروری ہو گا۔ پس گورنمنٹ کو ہندوؤں کی باتوں پر نہیں جانا چاہیے۔ جو مسلمانوں کے خلاف وہ بعض بار سناتے ہیں۔ بلکہ ہندوؤں کے خیالات کا اندازہ ان کی اس قسم کی تحریروں سے کرنا چاہیے۔ جس کا نمونہ ہم نے ادھر پیش کیا ہے۔

گاندھی جی کی خموشی

وہ مسلمان جنہیں ہندوؤں سے بڑھ کر گاندھی جی سے محبت اور الفت تھی۔ اور جنہوں نے ان کے احکام کی تعمیل میں جیل خانوں میں جانا گوارا کیا۔ آج اس بات پر سخت حیران ہو رہے ہیں۔ کہ گاندھی جی اس وقت تک ہندوؤں کی ان مزاح زیادتیوں اور فرقہ انگیزوں کے متعلق اپنی رائے کیوں ظاہر نہیں کی۔ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پے پے تک کر تکی صورت میں ظاہر ہوئیں۔ کون نہیں جانتا کہ گاندھی جی معمولی سے معمولی امور میں بھی اپنی رائے منصفانہ انداز میں یا کم از کم تماشاخی کی حیثیت میں ضرور ظاہر کر دیا کرتے تھے۔ مگر اس وقت انہوں نے ایسی خموشی اختیار کر رکھی ہے۔ کہ گویا بڑھاپا جانتے ہی نہیں۔

ایسے تکلیف کے وقت میں گاندھی جی کی مسلمانوں سے یہ بے رحمی جہاں یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ ہمیں منظم مسلمانوں کی نسبت ظالم ہندوؤں کی خاطر زیادہ ملاحظہ ہے۔ وہاں اس بات کا بھی ثبوت ہے۔ کہ کسی ہندو کو یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنے ہم مذہب لوگوں کے مقابلہ میں منصفانہ طریق عمل اختیار کرے گا۔ بالکل فضول ہے۔ خواہ وہ گاندھی جی کی ہی شخصیت ہو۔

بے حیا گاہک

مسافر زمیندار نے یہ عنوان ان مسلمانوں کے لئے رکھا ہے جو یہ جانتے ہو جتھے کہ ہندوؤں کو دوکان کے قریب بھی آتے نہیں دیتے۔ کجا یہ کہہ کر کھانے کی چیز کو چھونے کی اجازت دیں۔ پھر بھی انکی دوکانوں پر جاکر اور پیسے خرچ کر کے ہندوؤں کے اس سلوک کا نشانہ بننے ہیں جو چھوڑنا چاہئے۔

بھارتوں کی جاتا ہے۔ زمیندار نے ایک واقعہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ کہ پڑوسی تارکی میں ایک دیہاتی مسلمان ایک ہندو عرواں سے مٹھائی خرید رہا تھا۔ مسلمان دوکان کے کسی قدر قریب ہو گیا۔ مگر باوجود اسکے کہ اس میں اور دوکان کی اشیاں میں مٹھا تھا۔ عرواں نے سخت گندی مٹھائی دیکر اسے دور کھٹے ہوئے کیلے کہا۔ اس پر وہ گورنمنٹ چھوٹ گیا۔ عرواں نے مٹھائی تول کر کافر میں پٹی۔ اور دوکان کی طرف پھینکی۔ جس کو وہی مٹھائی زمین پر گر پڑی۔ جب اسے اس ذلت کا احساس کر آیا۔ تو اس نے

گاندھی جی کی خموشی سے متعلق اس وقت تک کہ گاندھی جی اس وقت تک ہندوؤں کی ان مزاح زیادتیوں اور فرقہ انگیزوں کے متعلق اپنی رائے کیوں ظاہر نہیں کی۔ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پے پے تک کر تکی صورت میں ظاہر ہوئیں۔ کون نہیں جانتا کہ گاندھی جی معمولی سے معمولی امور میں بھی اپنی رائے منصفانہ انداز میں یا کم از کم تماشاخی کی حیثیت میں ضرور ظاہر کر دیا کرتے تھے۔ مگر اس وقت انہوں نے ایسی خموشی اختیار کر رکھی ہے۔ کہ گویا بڑھاپا جانتے ہی نہیں۔

مقدمہ "تہمان" میں عدالت عالیہ کے طرزن شیخ فیصلہ مذہبی پیشواؤں کے خلاف بزبانِ دفعہ الف کی رو میں ہر بانی اسلام کو سلام علیہ نہیں کیا جاسکتا کتاب انیسویں صدی کا مہرشی "قانون" خلاف می نہیں کیگی

انتقال مقدمہ کی درخواستیں
 یکم جولائی کو سرکار کی طرف سے درخواستیں داخل کی گئیں کہ ان مقدمات کو براہ راست اس عدالت (عدالت عالیہ) میں منتقل کر دیا جائے۔ ان درخواستوں کے ساتھ ڈپٹی کمشنر لاہور کا ایک حلفیہ بیان بھی شامل تھا۔ اس بیان میں جو حالات بیان کئے گئے تھے۔ انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے درخواستوں کی منظوری مناسبتاً عطا ہوئی۔

عدالت عالیہ میں سماعت
 چنانچہ ہر دو مقدمے منتقل ہو گئے۔ ۱۵ اور ۱۶ جولائی کو اس عدالت میں سماعت شروع ہوئی۔ دونوں مقدموں میں شہادتیں تقریباً یکساں ہیں۔ تاہم مقدمات الگ الگ رکھے گئے کیونکہ چونکہ وکیل سرکار اور صفائی نے دونوں پر یکجا بحث کی ہے۔ لہذا ہر فیصلہ دونوں مقدموں پر حاوی ہوگا۔

ملزموں کے بیانات
 دونوں مقدموں میں ۱۸ جولائی ۱۹۲۴ء کو ذمہ داروں کی گواہی تھی۔ دونوں ملزموں نے جرم سے انکار کیا۔ اور تقریباً تمام گواہوں کی استغاثہ کو حرج کے لئے دونوں مقدموں میں دوبارہ پلانا پڑا۔ گواہوں کی استغاثہ کی حرج کے خاتمہ پر دونوں ملزموں سے مزید اظہارات لئے گئے۔ اور گواہوں کو چند پانچھک نے ایک تحریری بیان داخل کیا۔ دیوی شرن شرما نے بھی تحریری بیان داخل کرنے کے لئے کہا تھا۔ لیکن اس نے بیان داخل کرنا مناسب نہ سمجھا۔

گیان چند
 گیان چند نے مضمون کے متعلق لاعلمی ظاہر کی۔ اور عدالت میں بیان کیا کہ جب "رسالہ تہمان" کا یہ نمبر مرتب ہو کر شائع ہوا تھا۔ تو وہ امرتسر سے باہر تھا۔

دیوی شرن
 دیوی شرن شرما نے مضمون کے لکھنے کا انکار کیا۔ لیکن کہا کہ اس نے مضمون ہندی میں لکھا تھا۔ اور ہندی نام استعمال کئے تھے لیکن اس نے اصل معاملہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ آگے چل کر وہ کہتا ہے کہ میں ہندی میں لکھا ہوا مضمون رسالہ "تہمان" کے ڈپٹی ایڈیٹر میں ڈال دیا۔ ہندی میں لکھنے کی وجہ یہ تھی کہ مجھے بتایا گیا کہ رسالہ "تہمان" کی سماج کی تحریک کو فروغ دینے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اور اس کا ایک حصہ ہندی میں چھپا کرے گا۔ اگرچہ ہر دو ملزموں نے صفائی کے گواہ طلب کئے تھے۔ مگر انجام کار کوئی گواہ بھی پیش نہ کیا گیا۔

ملزموں کی ذمہ داری
 سب سے پہلا فیصلہ طلب سوائل یہ ہے۔ کہ کیا ہر دو ملزم یا ان میں سے کوئی ایک مضمون کے لئے ذمہ دار مانا جاسکتا ہے۔ یہاں گیان چند رسالہ "تہمان" کا مسلمان ایڈیٹر۔ پرنٹر اور پبلشر ہے اور اردوئے قانون رسالے کے تمام مندرجات کا ذمہ دار ہے۔ اس کے اس بیان کی کوئی شہادت موجود نہیں۔ کہ وہ اس نمبر کی ترتیب و اشاعت

صاحب موصوف ڈپٹی کمشنر کے پاس لے گئے۔ ڈپٹی کمشنر نے اس مضمون کو اضطراب انگیز تصور کیا۔ اور فوراً حکومت پنجاب کے ساتھ بذریعہ تار اس کے متعلق گفت و شنید شروع کر دی۔ اس گفت و شنید کا نتیجہ یہ نکلا کہ دفعہ ۹۹ ضابطہ فوجداری کے ماتحت رسالے کی ضبطی کے احکام نافذ کئے گئے۔ اور تلاشی کا وارنٹ جاری ہو گیا۔

مقدمہ چلانے کا حکم
 اس رسالے کا ایک نسخہ حاصل کر کے حکومت پنجاب کو شہد بھیجا گیا۔ ۱۶ جون ۱۹۲۴ء کو ٹیلیفون کے ذریعہ سے ڈپٹی کمشنر کو حکم بھیجا گیا کہ دفعہ ۱۵۲ الف تعزیرات ہند کے ماتحت ان لوگوں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ جو اس کی تحریر اور اشاعت کے ذمہ دار ہیں۔

گرفتاریاں
 فوراً وارنٹ جاری کئے گئے۔ گیان چند پانچھک ۱۶ جون کو گرفتار ہو گیا۔ اور دیوی شرن شرما، راجن کو شہد سے تحریری احکام پہنچنے کے ساتھ ہی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے وہاں استغاثہ ڈائرکٹریٹ ایک گیان چند پانچھک کے خلاف بحیثیت ایڈیٹر اور پبلشر اور دوسرا دیوی شرن شرما کے خلاف بحیثیت محرر مضمون مذکور۔

امرتسر کا جلسہ
 ۱۶ جون کی شام کو مسجد خیر الدین میں ایک جلسہ ہوا جس میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد شریک ہوئی۔ اس جلسے میں مضمون مذکور کی سخت مذمت کی گئی۔

مقدمات کی ابتدائی سماعت
 ہر دو مقدمے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر کے روبرو پیش ہوئے اور مجسٹریٹ نے گواہوں کے بیانات بھی قلمبند کئے۔

رسالہ "تہمان" کے مقدمہ میں جو فیصلہ سنایا گیا۔ اس کا پورا ترجمہ حسب ذیل ہے۔ جسٹس براڈوے نے فیصلہ سنایا اور جسٹس سیمپ نے اس سے اتفاق کیا۔

اپریل ۱۹۲۴ء کے وسط میں رسالہ "تہمان" نامی ایک ماہوار ورثیکر جرنل امرتسر سے سب سے پہلی مرتبہ نکلا۔ اس رسالہ کا پرنٹر اور پبلشر گیان چند پانچھک نامی ایک شخص تھا۔ جس کا نام رسالہ مذکور کے پہلے صفحے پر بطور ایڈیٹر کے بھی چھپا ہوا تھا۔ اس رسالہ کو آفتاب برقی پریس واقع حال بازار امرتسر میں چھاپنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

اس رسالے کا دوسرا نمبر ۱۶ یا ۱۵ مئی ۱۹۲۴ء کو نکلا۔ اور اس جہیز کے ادا ختم میں مسلمانان امرتسر میں اس کے ایک مضمون "سیر و فرخ" کے متعلق کافی جوش پیدا ہو گیا۔ بیان کیا جاتا تھا کہ مضمون دیوی شرن شرما کا لکھا ہوا تھا۔

احمدیوں کا اشتہار
 منی کے اوخریاجوں کے اوایل میں امرتسر میں ایک اشتہار نکلا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیان حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ اور اس میں مذکورہ بالا مضمون کے بعض حصص کی جانب توجہ دلائی گئی تھی۔ اس سے مسلمانوں میں اور بھی جوش پیدا ہو گیا۔

کام کی سرگرمیاں
 میر بیض الحسن ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ۲۴ جون ۱۹۲۴ء کو ڈسٹرکٹ مارڈنگ سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر کی توجہ اس مضمون کی طرف منعطف کرانی۔ ڈسٹرکٹ مارڈنگ نے پورا مضمون سننے کے بعد فروری ۱۹۲۴ء کے ڈپٹی کمشنر کے نوٹس میں لائیں۔ چنانچہ یہ رسالہ

کے وقت امرتسر سے باہر تھا۔ اور اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ وہ اپنا رسالہ تھا۔ نیا نیا نکلا تھا۔ اور یہ اس کا دوسرا نمبر تھا اس کی عدم موجودگی نہایت غیر غلب معلوم ہوتی ہے۔

گیان چند کا عذر عدم موجودگی

اس کی طرف سے عدم موجودگی کا جو شخص ادعا کیا گیا ہے۔ اس کے خلاف گواہ استغاثہ ملا حبیب اللہ اور گواہ استغاثہ ملا علف اٹھاتے ہیں۔ کہ گیان چند اور دیوی شرن شرما دونوں مضمون کا سودہ لے کر کتابت کے واسطے ان کے پاس آئے۔ یہی دونوں کتابتیں جنہوں نے مضمون کی کتابت کی۔ اور پھر اسے چھپائی کے لئے تیار کیا۔

گواہان استغاثہ

گواہ استغاثہ نمبر ۱۳ شاہ محمد کچھو زیادہ صاحب فہم نہیں ہے۔ اور وہ نہ نرس پراس ہے۔ گیان چند خود اعتراف کرتا ہے۔ کہ شاہ محمد نے یہ مضمون اور اس رسالے کے دوسرے مضامین کی کتابت کی۔ وہ اپنے بیان میں کہتا ہے۔ کہ جب وہ امرتسر سے باہر نکلا تو دیوی شرن مضمون اس کے دفتر کی طرف سے شاہ محمد کو کتابت کے لئے دیا گیا۔ شاہ محمد گواہ کہتا ہے۔ کہ اسے گیان چند نے خود مضمون کتابت کے لئے دیا تھا۔ اور اس بیان میں شک و شبہ کی کوئی وجہ نہیں۔

حبیب اللہ کا بیان

گواہ استغاثہ نمبر ۱۴ حبیب اللہ کا بیان اس سے بھی رد و دار ہے وہ کہتا ہے۔ اس نے رسالہ درمیان کے اپریل نمبر کی فہرست سے آدھ تک کتابت کی اور مئی نمبر ۱۶ سے نیز مئی ۲۳ تک مضمون زیر بحث کے متعلق وہ کہتا ہے۔ کہ گیان چند اور دیوی شرن شرما اس کا اصل میرے پاس کتابت کے لئے لائے تھے۔ تو میں نے اسے سرسری طور پر دیکھا۔ اور اس کی کتابت سے انکار کر دیا کیونکہ میری نظر میں یہ توہین آمیز تھا۔ میں نے کہہ دیا۔ کہ میں اس کی کتابت نہیں کروں گا۔ اس لئے کہ میرے مذہب پر حملہ ہے۔ اس گواہ کے بیان کی صداقت میں بھی شبہ کی کوئی وجہ نہیں۔

محمد عبد اللہ کا بیان

میں دو گواہوں کے بیانات کے علاوہ گواہ استغاثہ نمبر ۱۵ محمد عبد اللہ کا بیان ہے۔ جو آفتاب رقی برقی ہیں، ملازم ہے۔ جہاں رسالہ طبع ہوتا تھا۔ اس گواہ کا کام چھوڑ کر تیار کی نگہبانی تھا۔ حج میں اس نے بیان کیا۔ کہ ۲۴ اپریل کو شہادت دینے سے تقریباً چھ ماہ پیشتر یعنی ۱۲ مئی کے قریب گیان چند ایک کاپی چھپوانے کے لئے مطبع میں لایا۔ جو کہ گیان چند نے کاپی ۲ بننے کے بعد لایا تھا۔ جب کہ مطبع بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے میں نے پہلے اسے چھاپنے سے انکار کر دیا۔ لیکن گیان چند نے کہا۔ کہ جیسے اس کے چھپوانے کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے کہ حج میرا رسالہ نکلنے والا ہے۔ ضرورت کے پیش نظر رسالہ چھاپ دیا گیا۔

عقد عدم موجودگی غلط ہے

مجھے ان تینوں گواہوں کے بیانات کی صداقت میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوئی۔ لہذا میں گیان چند کے اس بیان کو کلیتہً غلط سمجھتا ہوں۔ کہ وہ درمیان کے مئی نمبر کی ترتیب و اشاعت کے وقت امرتسر سے باہر تھا۔ میرے خیال میں یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ گیان چند نے بعض ذمہ داروں کے مئی نمبر بلکہ اس خاص مضمون کی طباعت میں بھی سرگرم حصہ لیا۔ اور میں گواہ استغاثہ ملا حبیب اللہ کی شہادت کو صحیح سمجھتا ہوں۔

دیوی شرن کے عذرات

دیوی شرن شرما اس مضمون کا مسکلمہ محرر ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ میں نے مضمون ہندی میں لکھا۔ رسالہ درمیان کے ایڈیٹر بکس میں لٹال دیا۔ اور پھر عدالت میں پڑھے جانے سے پیشتر اس مضمون کی شکل تک نہ دیکھی۔ مضمون ہندی میں لکھنے کی تائید و توثیق کے لئے بھی کوئی شہادت نہیں۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ وہ اقرار کرتا ہے۔ کہ وہ اردو جانتا ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہے۔ کہ اس نے جون نمبر کے لئے ایک مضمون اردو میں لکھا ہے۔ جس کا اصل سودہ حبیب اللہ گواہ استغاثہ نے عدالت میں پیش کیا۔ بنا ہوں مجھے یہ ماننے میں کوئی تامل نہیں۔ کہ اس کا بیان غلط ہے۔

حبیب اللہ کا بیان

گواہ استغاثہ نمبر ۸ حبیب اللہ نے جو گیان چند کے مقدمے میں گواہ استغاثہ نمبر ۱۱ ہے۔ ضمنی طور پر بیان کیا۔ کہ اپریل نمبر کے تمام سودات گیان چند اور دیوی شرن اس کے پاس لائے تھے۔ اور وہ ان کی اشاعت کے متعلق اسے سودہ بھی دی ہوئی ہو سکتی ہے۔ آگے چل کر اور بیان کیا۔ کہ سیر دوزخ مضمون دیکھتے ہی اس کے دل میں فہمات پیدا ہو گئے۔ اور اس نے سارا مضمون پڑھا۔ مضمون پڑھنے پر وہ طیش میں آ گیا۔ اور اس نے یہ کہتے ہوئے مضمون دونوں مضمون دیکھ کر چند دیوی شرن شرما کو دیکھ کر دیا۔ کہ میں اس کی کتابت نہیں کروں گا۔ اس پر دیوی شرن شرما نے کہا کہ

میں اس کا محرر ہوں۔ یہ مضمون میں نے لکھا ہے۔ میں ذمہ دار ہوں۔ تم کیوں ڈرتے ہو۔ میری رائے میں اس گواہ کا بیان یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ دیوی شرن شرما نے مضمون کی اشاعت میں سرگرم حصہ لیا۔ اور وہی اس کا محرر ہے۔

شاہ محمد کا بیان

گواہ استغاثہ نمبر ۸ حبیب اللہ کے بیان کی تائید گواہ استغاثہ ۱۵ شاہ محمد کے بیان سے ہوتی ہے۔ اس نے اس مضمون کی کتابت گیان چند اور دیوی شرن شرما دونوں کے لئے کی۔ وہ صاف کہتا ہے۔ کہ مضمون کا سودہ دیوی شرن شرما اور گیان چند دونوں

مئی کے پہلے پہنچے میں میرے پاس لائے تھے۔ اس مضمون کے علاوہ دوسرے مضامین بھی تھے۔ جو کتابت کے لئے مجھے دیئے گئے تھے۔

محمد سکندر و لال دین

اس امر کے اثبات کے لئے کہ دیوی شرن شرما نے یہ مضمون چھپوایا۔ استغاثہ کی طرف سے دو گواہ اور پیش کے لئے گئے تھے۔ یعنی گواہ استغاثہ نمبر ۱۰ شیخ محمد سکندر اور گواہ استغاثہ نمبر ۱۱ لال دین۔ ان دو گواہوں کی شہادتوں پر میری رائے میں بحث غیر ضروری ہے۔ کیونکہ یہ ناقابل اعتماد ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ شیخ محمد سکندر دیوی شرن شرما سے واقف ہو۔ لیکن اس نے لازم کے ساتھ گفتگو کے متعلق جو بیان دیا ہے۔ وہ میری رائے میں بالکل غلط ہے۔ شاہ محمد اور حبیب اللہ پر اہتمام کرتے ہوئے میں جانتا ہوں۔ کہ دیوی شرن شرما اس خاص مضمون کی تحریر و اشاعت کا ذمہ دار تھا۔

مضمون کی حیثیت

اب میں مضمون کی طرف متوجہ ہونا ہوں۔ میں یہ ضروری نہیں سمجھتا کہ اس کے لیے ایسے اقتباس درج کروں۔ اس لئے کہ اس طرح اس کی مزید اشاعت ہوگی۔ اور نہ ایسا کرنا مناسب ہے۔ اس کا خلاصہ کے طور پر اتنا جان لینا کافی ہے۔ کہ خواب میں مضمون نویس کو آسمان پر لے گئے۔ وہاں اسے ایک پر اسرار جانور سواری کے لئے دیا گیا۔ اس پر سوار ہو کر اس نے بہشت و دوزخ کی سیر کی۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ آنوال ذکر مقام پر میں نے بعض تائیدی حیثیت کے مسلمان دیکھے۔ اور ان کے ارد گرد آسمان تھے۔ اور ان میں باتیں ہو رہی تھیں۔ مضمون کا اندازہ نہایت بڑا ہے۔ عدل آواز ہے۔ اور اس کی حیثیت اسلام کے مقدس پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات کے بعض واقعات کے متعلق ایک نفرت انگیز ہو چکی ہے۔

دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند

اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا یہ مضمون دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کے ماتحت آتا ہے۔ دفعہ مذکورہ یہ ہے۔ جو شخص الفاظ سے خواہ وہ بولے جائیں یا لکھے جائیں یا برقی نقلوں سے یا کسی دوسرے ذریعہ سے ملک منظم کی رعایا کی مختلف جماعتوں کے مابین عداوت یا نفرت کے اسباب پیدا کرے گا۔ یا پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسے دو سال قید یا جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

استغاثہ کا مفاد

استغاثہ میں بیان کیا گیا ہے کہ دونوں ملزموں نے اس مضمون کو لکھا اور شائع کیا۔ اور اس ارادے سے شائع کیا کہ عام مسلمانوں اور ان آریہ سہلیوں اور ہندو سہلیوں کے مابین نفرت

و عداوت پیدا ہو۔ جو شدھی اور سنگھٹن کی تحریکات کے شروع کئے والے ہیں۔ یا ان کے موید ہیں۔ اس خیال کا اظہار بھی کیا گیا کہ یہ لوگ دونوں ملاموں کی پشت پر ہیں۔ بیان کیا گیا کہ یہ تحریکیں بجائے خود قابل ستائش ہیں۔ لیکن بعض ارکان نے ذوق دینے کے لئے جو طریقے اختیار کئے۔ وہ قابل اعتراض ہیں۔ اور ان کی وجہ سے دونوں قوموں یا جماعتوں کے تعلقات کشیدہ ہو گئے ہیں۔ اس ضمن میں امرتسر میں اور امرتسر سے باہر بہت بوش پیدا کیا۔ اور ہندو و مسلم کے تعلقات اور بھی کشیدہ ہو گئے۔ یہ نہیں کہا گیا کہ ملامان کی نیت مندرجہ ذیل امور سے ظاہر ہو سکتی ہے۔

- (۱) مضمون کی نوعیت۔
- (۲) پرچہ کا مسلک جس کے مطابق یہ شائع ہوتا ہے۔
- (۳) وہ لوگ جن تک یہ مضمون پہنچنے والا تھا۔
- (۴) یہ واقعہ کہ مضمون ایسے وقت میں شائع ہوا۔ جب کہ دو جماعتوں کے تعلقات بہت کشیدہ تھے۔
- (۵) ملاموں کی سابقہ حرکات۔

دوسری طرف مسٹر پوری نے دونوں ملاموں کی طرف سے یہ دعویٰ کیا۔ کہ اس دفعہ سے جس جرم کا سدباب منظور ہے۔ اس میں منشاء و ارادہ کا ثبوت ہیہا کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور

اول مضمون زیر بحث سے اس قسم کے جذبات پیدا نہیں ہوئے۔

دوئم۔ مضمون سے نفرت و عداوت یقیناً پیدا نہیں ہوئی۔ سوئم اس مضمون نے وہ احساسات ہرگز پیدا نہیں کئے جو اس دفعہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ کیونکہ نفرت و عداوت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ دونوں طرف سے ہو یعنی مسلمان ہندوؤں سے نفرت و عداوت کریں۔ اور ہندو مسلمانوں سے جہاد کا ارادے کا ثبوت لفظوں سے ہیہا کیا جا سکتا ہے لیکن اگر اسے دوسری قسم کی شہادت ہی سے ثابت کرنا مقصود ہے تو پھر لفظوں کا خیال چھوڑ دینا چاہیے۔

پہنچم الفاظ سے (نفرت و عداوت پیدا کرنے کا) کوئی ارادہ ظاہر نہیں ہوتا۔

اس کے علاوہ مسٹر پوری نے یہ دعویٰ بھی کیا۔ کہ شہادت مندرجہ میں ایک شوقیہ بھی ایسا موجود نہیں۔ جس سے یہ ثابت ہو سکے۔ کہ آریہ سماج یا ہندو سماج کو دونوں ملاموں سے یا اس مضمون کی اشاعت سے کوئی تعلق ہے۔

ذمہ داری انفرادی ہے یا قومی
اس اثر کو دعویٰ کے متعلق میں یہ قیاد ہے دیتا ہوں۔ کہ فی الحقیقت ایسی کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ جس سے یہ ظاہر

ہو سکے۔ کہ شدھی اور سنگھٹن کی تحریکات کے کار فرماؤں کو ملزوما سے یا مضمون زیر بحث کی اشاعت سے کوئی بھی واسطہ ہے۔ اور اگر استغاثہ کا منشا یہ تھا۔ کہ اس قسم کا کوئی تعلق ثابت ہو جائے۔ تو اس میں اسے ناکامی ہوئی ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی نہیں سمجھتا۔ کہ اس قسم کے تعلق کا نہ ہونا استغاثہ کی اہمیت پر فی الحقیقت کوئی اثر ڈالتا ہے۔ گیان چند دراصل آریہ سماج کا نمبر ہے۔ اور دیوی شرن شرا بھی گو کسی آریہ سماج کا نمبر نہیں۔ لیکن عقائد کے اعتبار سے آریہ سماجی ہے۔ شہادت مندرجہ منظر ہے۔ کہ دونوں ملزم مقامی آریہ سماج کی بعض کارروائیوں میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ خود رسالہ "در تمان" سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کی اشاعت کا مقصد شدھی اور سنگھٹن کو ترقی دینا ہے۔ ان حالات میں مسلمانان امرتسر کا یہ سمجھ لینا ذرا بھی حیرت انگیز نہیں۔ کہ آریہ سماج اور ہندو سماج اس مضمون کو پسند کرتی ہیں۔ علی الخصوص اس وجہ سے کہ اس کی اشاعت کے دن سے لیکر آج تک غالباً صرف ایک ہندو صاحب نے اس مضمون پر علی الاطلاق نعرین کا اظہار کیا ہے۔

منشاء و ارادہ کا سوال

مزید حقائق قلمبند کرنے سے پیشتر میں یہ بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے اس سلسلہ میں متعدد مقدمات کے فیصلوں کا جگہ بہ جگہ فیصلے کے ساتھ شامل ہے۔ نہایت احتیاط سے مطالعہ کیا ہے۔ ان میں سے بعض فیصلوں کا حوالہ دلائے بھی دیا ہے۔ لیکن میں ان پر بحث نہیں کرنا غیر ضروری خیال کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے دفعہ ۱۵۳-۱ الف تعزیرات ہند کی مندرجہ ذیل تفسیر و تشریح سے پورا اتفاق ہے۔ جو جسٹس ریگن نے پی کے جیکو اور پی بنام شہنشاہ میں کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ انڈین لارپورٹ ۵۴ کلکتہ ۵۹ صفحہ ۶۴-۶۵۔ وہ لکھتے ہیں۔

یہ ایک تصفیہ شدہ قانون ہے۔ کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۳-۱ الف کا مطلب یہ نہیں کہ جو شخص ایسے الفاظ شائع کرے۔ جن سے جماعتوں کے درمیان سازش پھیلنے کا رجحان پایا جاتا ہو۔ وہی اس دفعہ کے ماتحت مستوجب سزا ہو سکتا ہے۔ الفاظ یہ ہیں۔ کہ جذبات عداوت پیدا کرتا ہے یا پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ان سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ شخص عداوت پیدا کرنے میں کامیاب ہو یا نا کام بہر حال مستوجب سزا ہوگا۔ یاد رکھنا چاہیے۔ کہ اس قسم کے جذبات پیدا کرنا ملزم کا مقصد یا جزد مقاصد ضرور ثابت ہونا چاہیے۔ اور اگر یہ امر اس کے مقاصد میں داخل نہ ہو۔ تو محض رجحان عداوت

کا امکان اسے مجرم بنانے کے لئے کافی نہ ہو گا۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ عداوت پیدا کرنے کا منشاء ثابت کرنے کے لئے اکثر حالات میں صرف اندرونی شہادت یعنی الفاظ ہی پر تکیہ کرنا پڑے گا۔ لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے۔ آج تک کسی نے یہ فیصلہ بھی نہیں کیا۔ کہ بیرونی شہادت کو قطعاً نظر انداز کر دینا چاہیے۔ میرے نزدیک تو تصریحات سے یہ بالکل واضح ہوا ہے۔ کہ اگر کسی مسئلہ پر بیرونی شہادت موجب امداد ہو سکے۔ تو وہ فرد لے لی جائے۔ فاضل ججٹ پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے خود بھی اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ نفرت و عداوت پیدا ہونے کے احتمال پر غور کرتے وقت زمانے کے حالات کو بھی پیش نظر رکھنا ہوگا۔ اور ان لوگوں کے متعلق بھی کچھ معلومات حاصل کرنی ہونگی۔ جن کو مخاطبہ کیے کے وہ الفاظ کہے گئے۔ اگرچہ دوسری قسم کی شہادت ہیہا کرنا ممنوع نہیں۔ لیکن یہ صحیح ہے۔ کہ مقدمے کی نوعیت استعمال شدہ الفاظ کی اندرونی شہادت اور ان الفاظ کے معانی سے علی العموم اس مسئلہ کا قطعی حل ہو سکتا ہے۔ کہ آیا ملزم جذبات عداوت پیدا کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ یا نا کام رہا ہے۔ یہ امور ان تمام مقدمات میں فیصلہ کن ہوئے۔ جن میں منشاء و ارادہ واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہو۔ اگر ایسے الفاظ بھی جو طبعی۔ واضح اور غیر متشبیہ انداز سے استعمال کئے گئے ہوں۔ یہ اس قسم کے رجحان یا میلان رکھتے ہوں۔ جس سے یہ سمجھا جا سکے کہ ناشر کا منشاء وہی اثر پیدا کرنا تھا۔ جو ان الفاظ کا طبعی نتیجہ ہو سکتا ہے۔ تو پھر بھی تصفیہ کی قطعی صورت نکل سکتی ہے۔ (ملاحظہ ہو امرت بانڈ پریزیڈنسی کا مقدمہ ۱۹۱۹ء انڈین لارپورٹ ۲۷ کلکتہ ۱۹۰) لیکن استعمال شدہ الفاظ اور ان کے صحیح معانی کی حقیقت صرف یہ ہے۔ کہ ان سے منشاء و ارادہ کی شہادت ہیہا پہنچائی جا سکتی ہے۔ اور فی الحقیقت تو ملزم کا حقیقی منشاء وہی حکم و عیار قرار یا سکتا ہے۔ ملاحظہ ہو مل مقدمہ جو سے چندا سرکار بنام شہنشاہ ۱۹۱۵ء انڈین لارپورٹ ۳۸ کلکتہ ۴۲ (۲) امرت بانڈ پریزیڈنسی کا مقدمہ ۱۹۱۹ء انڈین لارپورٹ ۲۷ کلکتہ ۱۹۰ (۳) مسٹر بیٹنٹ بنام ایڈووکیٹ جنرل مدراس ۱۹۱۵ء انڈین لارپورٹ ۳۴ مدراس ۱۹۱۳ء مجسٹریٹ نے اس مقدمے میں جو تعمیری منشاء کی اصطلاح اختیار کی ہے۔ وہ میرے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔

پندرہ سالہ کار کے فاضل وکیل نے میری رائے میں یہ بالکل درست

کہا ہے۔ کہ منشاء و ارادہ ان الفاظ کی اندرونی شہادت سے جو لکھنے والے نے استعمال کئے ہیں۔ معلوم کیا جاسکتا ہے۔ یہ خیال میں بھی یہ جائز ہے۔ کہ اخبار کی تمام حکمت عملی پر غور کر لیا جائے۔ ان لوگوں کے حالات کو بھی مد نظر رکھا جائے جو لکھنے والے کے مخاطب تھے۔ اور یہ بھی دیکھ لیا جائے کہ زمانہ اشاعت میں دلوں قوموں کے باہمی جذبات کی حالت کیا تھی۔

میرے نزدیک ڈورتمان کا زینکت مضمون اس امر کا مظہر ہے۔ کہ جو الفاظ اس میں استعمال کئے گئے ہیں۔ وہ عام حالات میں مسلمانوں کے دلوں میں ہندوؤں کی اس جماعت کے خلاف نفرت پیدا کرنے ہیں۔ جن کو مسلمانوں نے اس مضمون کے لئے ذمہ دار سمجھا رکھا ہے۔

ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات

شہادت مندرجہ سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ امرت سر کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کافی مدت سے کشیدہ چلے آتے تھے۔ مسٹر ہیملیٹن اور ڈنگ۔ شیخ عبدالعزیز اور میر فیض الحسن ڈی پی سی ٹنڈنٹ پولیس کی شہادتیں میرے نزدیک اس کشیدگی کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔ مزید یہاں گواہان استقامت مولوی ثناء اللہ میاں حسام الدین علی بخش۔ محمد یعقوب اور دادو غزنوی کی شہادتیں بھی اسی کی موید ہیں۔ گو یہ ممکن ہے۔ کہ ان غیر سرکاری گواہوں نے اپنے خیالات کو کسی قدر زیادہ تیزی و تندگی سے ظاہر کیا ہو۔ رسالہ ڈورتمان کے نمبر سے صاف ثابت ہے۔ کہ رسالے کا مقصد شہادی اور سنگین کی تحریکات کو مدد دینا تھا۔ اگرچہ اس سے یہ لازم ثابت نہیں ہوتا کہ ان تحریکات کے کارکن ڈورتمان کے مضمون زینکت سے کوئی تعلق بھی رکھتے تھے۔ لیکن اس سے وہ منشاء مندرجہ ثابت ہے۔ جس سے یہ رسالہ جاری کیا گیا تھا۔ اور اس کی عام حکمت عملی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ جب کسی مضمون کے الفاظ سے نفرت پیدا ہونے کا احتمال ظاہر ہوتا ہے۔ تو یہی سمجھنا چاہیے۔ کہ وہ الفاظ نفرت پیدا کرنے ہی کے لئے لکھے گئے تھے۔ تاؤ تفتیکہ اس کے خلاف کوئی ثبوت ہم نہ پہنچایا جائے۔ اس مقدمے میں یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ان سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان من حیثیت المقوم نفرت و عداوت کے جذبات پیدا ہونے کا احتمال واضح ہے۔ اب اس امر کا بار ثبوت ملزم پر ہے۔ کہ ان کا منشاء و مدعا وہ نہ تھا جو الفاظ منقولہ سے ظاہر ہو رہا ہے۔

اس مضمون کا اثر

مشر پوری (دکیل مدعا علیہ) کا یہ دعویٰ کہ اس مضمون سے کسی قسم کے جذبات پیدا نہیں ہوئے۔ مجھے بالکل بے مبادا اور ناقابل تسلیم معلوم ہوتا ہے۔ مشر پوری نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ اگر امرت سر میں کچھ مدت سے مذہبی مباحثے جاری تھے۔ ان میں

کثیرالتعداد لوگ شامل ہوتے تھے۔ اور اگرچہ وہاں بہت سی اسلامی انجمنیں قائم ہیں۔ دکن ازم چھ انجمنوں کا ذکر شہادت ہی میں موجود ہے۔ لیکن اس امر کا کوئی ثبوت موجود نہیں کہ ان انجمنوں سے پیشتر کسی ایسے مضمون پر اعتراض کیا ہو۔ مشر پوری نے اس سلسلے میں مولوی ثناء اللہ کی شہادت کا حوالہ دیا ہے جس کا بیان ہے کہ اس نے یہ مضمون پڑھنے کے قریب قریب پڑھا تھا۔ لیکن اپنے اخبار اہل حدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

قادیان کا اشتہار

آخر میں مشر پوری نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ اگر مرزا کے قادیان امرت سر میں وہ اشتہار نہ سمجھتے۔ جس میں اس مضمون کے اقتباس مندرج تھے۔ اور جسے پولیس کے گواہوں نے سخت اشتعال انگیز بتایا ہے۔ تو کوئی شخص بھی اس مضمون پر اعتراض نہ ہوتا۔ چونکہ اس اشتہار کی کوئی نقل شامل مسل نہیں کی گئی۔ لہذا ہم اس کے مضمون سے بالکل بے خبر ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اشتہار اشتعال انگیز تھا۔ اور ضبط بھی کر لیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی مسل میں اس امر کی کافی شہادت موجود ہے۔ کہ اگر امرت سر میں اس اشتہار کے شائع ہونے سے پیشتر بھی امرت سر کے مسلمانوں نے یہ مضمون پڑھ لیا تھا۔ اور اس پر مضطرب و متحیر بھی ہو گئے تھے۔ لہذا میری رائے یہ ہے۔ کہ اس مضمون کی اشاعت سے کسی قدر ہیجان ضرور پیدا ہوا۔

نفرت اس کو کہتے ہیں

مشر پوری نے اس کے بعد یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ اگر جذبات میں کوئی ہیجان بھی پیدا ہوا ہے۔ تو وہ ہیجان نفرت و عداوت کے جذبات کا نہ تھا۔ اس سلسلے میں مشر موصوف نے مولوی ثناء اللہ کے اس بیان کا حوالہ دیا ہے۔ کہ ان کے جذبات اس مضمون کو پڑھ کر سخت جرح ہوئے۔ اور ان کے دل میں غیظ و غضب پیدا ہوا۔ اسی طرح علی بخش نے کہا ہے۔ کہ اس مضمون نے اس کے دل میں بھی غیظ و غضب ہی کے جذبات کو برانگیختہ کیا۔ محمد یعقوب بریشان ہو گیا۔ دادو غزنوی کو مدد ہوا۔ اور احمد حسن کے دل میں غصے اور ناراضگی کے جذبات پیدا ہوئے۔ "نفرت" کا لفظ صرف ایک گواہ یعنی حسام الدین نے استعمال کیا ہے۔ اور مشر پوری نے کہا ہے۔ کہ حسام الدین کے دل میں جو جذبہ پیدا ہوا۔ وہ خواہش قتل کا تھا جو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۰۵ (رج) کے ماتحت تو آسکتا ہے۔ لیکن اس پر دفعہ ۱۵۳ الف کا اطلاق نہیں ہوتا۔ مشر پوری کے اس نقطہ خیال سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔ میں نے ان تمام گواہوں کی شہادت کا نہایت خرم و احتیاط سے مطالعہ کیا ہے۔ اور بعض مبالغہ آمیز باتوں اور تیز الفاظ سے قطع نظر کر کے مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مضمون کو پڑھنے سے ان اشخاص کے دلوں میں جو جذبات برانگیختہ ہوئے۔

وہ ایسے تھے جو نفرت و عداوت کے دائرے سے خارج تھے۔ لہذا دفعہ ۱۵۳ الف کا اطلاق ان پر ہو سکتا ہے۔ قاضی دکیل کا دوسرا دعویٰ یہ ہے۔ کہ مسل میں اس امر کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ کہ کسی ہندو نے یہ مضمون پڑھا ہے۔ اس کو پڑھ کر اس کے دل میں مسلمانوں کے خلاف جذبات نفرت و عداوت پیدا ہوئے ہیں۔ آپ کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ دفعہ ۱۵۳ الف کا مقصد جماعتوں کے درمیان جذبات نفرت و عداوت کی برانگیختگی کو روکنا ہے۔ اور یہ نفرت و عداوت کی بظرف نہیں۔ بلکہ دوطرف سے ہونی چاہیے۔ اس دعویٰ کے ثبوت میں کوئی قانونی سند پیش نہیں کی گئی۔ اور مجھے بھی کوئی مدد دستیاب نہیں ہو سکی۔

فرویا جماعت

اس کے بعد اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اس مضمون کو پڑھ کر جو جذبات برانگیختہ ہوئے ہیں۔ وہ صرف لکھنے والے ہی کے خلاف ہوئے۔ چاہیے تھے۔ اور شہادت سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گواہوں کو صرف دیوبند شہر ماہی سے نفرت پیدا ہونی لازمی تھی۔ مزید یہاں یہ بھی بیان کیا گیا کہ اگرچہ مسلمانوں کو مسیحیوں کے جلسے میں جو قرار داد منظور کی گئی۔ اس میں اس مضمون اور اس کے لکھنے والے کے خلاف تو ملامت و نفرین کی گئی۔ لیکن آریہ سماج اور ہندو سماج کا نام نہیں لیا گیا۔ لیکن گواہوں کی شہادتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ اس جلسے کی منظوری کردہ قرار داد میں مضمون ہی کے خلاف اظہار نفرت کیا گیا ہے۔ لیکن اس کی مخالفت میں جو تقریریں کی گئیں۔ ان میں صرف لکھنے والے اور ایڈیٹر ہی کے خلاف اظہار خیالات نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی نفرین کی گئی۔ جو مسلمانوں کے نزدیک اس کے ذمہ دار اور اس حملے کے پشت پناہ تھے۔

اسلام حملہ

اس کے بعد یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ اس مضمون میں محمد رسول اللہ پر حملہ کیا گیا تھا۔ تو یہ حملہ محض ایک فرد کے خلاف تھا۔ جماعت کے خلاف نہ تھا۔ لیکن اس مضمون میں جو نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اس کو دیکھ کر میرے نزدیک بالکل کمزور اور بے اصل ہے۔ رسول پاک کو جہنم میں غدا اب الیم کامور دکھایا گیا ہے۔ اور ان کے گرد ان کی ازواج اور دوسرے بیشمار لوگ بھی اسی مصیبت میں مبتلا دکھائے گئے ہیں۔ میرے نزدیک یہ مضمون محمد رسول اللہ کی انفرادی حیثیت کے خلاف نہیں بلکہ آپ کے بانی اسلام ہونے کی حیثیت کے خلاف لکھا گیا ہے۔ اور یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ رسول اللہ اپنے پیروؤں کی جماعت کا جو دعویٰ فرماتے ہیں۔ اسے غلط ثابت کیا جائے۔ مشر پوری نے اس سلسلے میں سر دیم میوڈر کی لائٹ آف محمد اور دہلی کے نظم الفرو کا حوالہ دیا ہے۔ وہ میرے نزدیک بالکل بے سند ہے۔

فرزندانِ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے خطاب

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اہل علم لوگوں کے لئے یہ امر محتاج بیان نہیں۔ کہ علم کسی اہم چیز ہے۔ ہر مذہب و ملت اور ہر خیال کی کتب میں حصول علم کی ایک وسیع اور پُر نور تعلیم پائی جاتی ہے۔ وجہ یہ کہ پیدائش انسان اہل علم ہی سے ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ علم ہی کے ذریعہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور شناخت میسر ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی یہ غرض بیان فرمائی ہے۔ کہ **هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِذْ كَانُوا مِن قَبْلِ لِقَائِهِ ضَلَالٍ مُّبِينًا** یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے بھیجا گیا۔ کہ وہ دنیا کو علم و حکمت سکھائے۔ کیونکہ علم و حکمت کے بغیر انسان اندھیروں میں رہتا ہے۔ ہر انسان جس نے اپنے اپنے طرف کے مطابق کچھ نہ کچھ علم حاصل کیا ہے۔ وہ گواہی دے گا کہ اس آیت کریمہ کے اندر قرآن کریم اور کتاب حکیم نے بالکل سچی اور یکتی صداقت بیان فرمائی ہے۔ غرناطہ اور بغداد۔ آکسفورڈ اور کیمبرج۔ بنارس اور جدید جیسا اور اس زمانہ میں علی گڑھ صوبہ مقامات کیوں شہرہ آفاق ہو گئے۔ اس لئے کہ وہاں کے فارغ التحصیل طلباء نے اپنی اپنی درسگاہوں سے ایسی فادری اور وابستگی دکھائی۔ جیسی کہ اہل مذاہب اپنے اپنے مقامات مقدسہ سے دکھاتے ہیں۔ اور ان کے ایتھار اور قربانی کی وجہ سے ان درسگاہوں کو اس قدر تقویت پہنچی۔ کہ ان کے وہ ابتدائی جموں پڑھنے پڑھنے شاندار اور پُر شوکت عمارت میں بدل گئے۔ ابتدائی مسم بڑے بڑے حکام اور پروفیسروں اور فلاسفوں سے تبدیل ہو گئے۔ اور آج ان درسگاہوں کے نام ہر کہہ دہم کی زبان پر جاری ہیں۔

میں اپنے فارغ التحصیل طلباء و تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے دریافت کرتا ہوں کہ اپنے اپنی درسگاہ کے لئے (جو اپنے تقدس میں کسی دوسری درسگاہ سے کم نہیں۔ بلکہ زیادہ ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد اس زمانہ کے مامور و مدبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے رکھی ہے) اب تک کیا کیا۔ اور اس علم اور عرفان کے بدلہ میں جو آپ لوگوں نے اس مقدس درسگاہ سے حاصل کیا۔ اس درسگاہ کی کیا خدمت کی ہے۔ بے شک اس کے وہ ابتدائی کچے اور تنگ کوٹھے آج ایک پختہ اور وسیع عمارت میں بدل گئے ہیں۔ لیکن اس

امر پر زور دیا ہے۔ کہ حکومت نے مسلمانوں پر مقدمات نہیں چلائے اس لئے ملزموں نے دو سناچ اخذ کئے ہیں (۱) اس ذمیت کی مکروہ تحریریں جرم خیال نہیں کی جاتی ہیں (۲) اس قسم کی تحریروں کے لئے تفریری دفعات صرف ہندوؤں کے لئے ہیں۔ چونکہ عام لوگ دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت کوئی کارروائی کسی کے خلاف نہیں کر سکتے۔ اور یہ بس ہیں۔ اس لئے انہوں نے بلا اس ہو کر جو باہر طرین عمل اختیار کیا ہے۔

انیسویں صدی کا ہر شے میں تصرف اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں۔ کہ حکومت نے ان تحریروں کے خلاف جن کا مسٹر پوری نے اپنی تقریر میں کیا ہے۔ یعنی وہابی سے عدم آبادی اور انیسویں صدی کا ہندو شے کے خلاف محض اسلئے کوئی کارروائی نہیں کی ہے کہ حکومت نے یہ خیال کیا ہے کہ یہ تحریریں قانون کے الفاظ کی حدود سے باہر نہیں ہیں۔

یہ تو انہوں نے شہادت ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ دیوبند شہر شرماتیہ دھرم پر چار لاکھ ایدھ پڑھ چکا ہے۔ اس رسالہ میں سال کے اوائل میں ایسے معنی میں شائع ہوئے۔ جن کی بنا پر حکومت کو تین مختلف مواقع پر اسے متنبہ کرنا پڑا۔ آخری مرتبہ ۱۹ مارچ کو اسے کہہ دیا گیا۔ کہ اگر پھر اس قسم کی تحریر کا اعادہ کیا گیا۔ تو اس کے خلاف مقدمہ چلا جاوے گا۔ آخری انتباہ کے فوراً بعد ہی وہ پیر کی ادارت سے سبکدوش ہو گیا۔ اور ۸ اپریل کو ایک اور شخص نے اس کے پرترہ ہونے کا ڈکڑشن داخل کر دیا۔ موجودہ رسالہ کے لئے گیان چند نے ۲۸ مارچ کو ڈکڑشن پیش کیا۔ ان حالات کی موجودگی میں میری یہ رائے ہے۔ کہ دیوبند شہر شرماتیہ یہ مضمون مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان مغارت و منافرت کو ترقی دینے کی نیت سے لکھا۔ اور شائع کیا۔ اسلئے میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اسے کافی سزا ملنی چاہیے۔ اسلئے میں اسے ایک سال قید یا سزا اور پانچ سو روپے جرمانہ کی سزا کا حکم سناتا ہوں۔ بصورت عدم ادائے جرمانہ چھ ماہ قید یا سزا یا سزا بھگتنی پڑیگی۔

گیان چند پانچ لاکھ کا مقدمہ کچھ ذرا مختلف ہے۔ اس لئے رسالہ و زمانہ کے پرترہ اور پبلشر ہونیکا ڈکڑشن داخل کیا ہے اور وہ اس کا ایڈیٹر بھی ہے۔ پھر اس بات کے لئے شہادت موجود ہے۔ کہ اس نے اس مضمون کی اشاعت میں ذاتی طور پر دلچسپی لی۔ ساتھ ہی میرا یہ خیال ہے۔ کہ مضمون کی اشاعت میں اس نے جو حصہ لیا ہے۔ وہ اس امر کا مقتضی نہیں ہے۔ کہ اسے ایسی سخت سزا دی جائے۔ اس لئے میں اسے چھ ماہ قید یا مشقت اور اڑھائی سو روپے جرمانہ کی سزا دیتا ہوں۔ بصورت عدم ادائے جرمانہ تین ماہ کی مزید قید یا مشقت بھگتنی پڑے گی۔

میں فارغ التحصیل طلباء کی ہمت و کوشش کا بہت کم حصہ ہے۔ اس وقت میری غرض یہ بتانا ہے۔ آپ لوگوں سے مالی امداد کے لئے سوال کرنا نہیں۔ بلکہ محض یہ غرض ہے۔ کہ آپ اس احسان کے بدلہ میں جو تعلیم الاسلام ہائی سکول نے آپ لوگوں پر کیا۔ آپ کم از کم اس کی یاد اپنے دلوں میں تازہ رکھیں۔ اور اپنے دلوں میں اس اشک کو پیدا کریں۔ اور بڑھائیں۔ کہ جیسا کوئی فرصت کا وقت میسر ہو۔ تو آپ یہاں آکر کچھ وقت گزاریں۔ اگر اس طرح اوجاب کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ تو ایک دوسرے سے واقفیت پیدا ہوگی۔ پڑھنے دوست نئے طلباء سے ملے اور نئے پڑاؤں سے ملکر اپنے تعلقات پیدا کریں گے۔ اور اس طرح ایک نئی زندگی پیدا ہو جائے گی۔ اور جب ہماری جمعیت میں ایک قسم کی وابستگی پیدا ہو جائے گی۔ تو پھر ہم اپنی درسگاہ کی ترقی کے لئے بھی کوئی مزید قدم اٹھائیں گے۔

باہر سے آنوالے اولڈ بوائز کی سہولت اور آنا مکملے بالفضل ایک نہایت عمدہ مکان کرائے پر لے لیا گیا ہے۔ جو مسجد مبارک اور قصر خلافت سے صرف ایک نمٹ کے فاصلہ پر ہے۔ اور جب خدا چاہے گا اپنا مکان بھی بن جائیگا۔ یا تنظیم اسلئے لیا گیا ہے۔ تاکہ باہر سے آنوالے عمر زاس میں قیام کر سکیں۔ ایسے اوجاب کی رہائش اور خوراک کے متعلق جنرل سکریٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن ہر ممکن سہولت اور آرام کی کوشش کریگا۔ وہ اوجاب کرام جو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے فارغ التحصیل ہیں یا جو کچھ روز اس میں پڑھ چکے ہیں۔ وہ دارالامان آنے سے کم از کم ایک ہفتہ قبل اپنی تاریخ اور وقت آمد سے خاکسار کو مطلع فرماویں۔

الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں پیر صاحب تعلیم الاسلام نہایت مسرت سے پڑھی ہوگی۔ کہ حضرت صاحبزادہ مہر ایشیر احمد صاحب نے اپنی اور اپنے سب خاندان کی طرف سے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن لاج کیلئے دو کنال زمین (چار کنال غلطی سے لکھا گیا تھا) نہایت فراخ دلانہ شہرت فرمائی ہے جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا وفد کافی ہو جائیگا۔ تو انشاء اللہ ہم اپنی لاج اور کلب تیار کر لینگے۔

برادران! قادیان کی رہائش عامی یا دائمی کی برکات کے متعلق کچھ کہنے کیلئے الگ متنقل مضمون کی ضرورت ہے۔ یا مختصر یہ کہ مقامات مقدسہ کی زیارت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مجاہد کی ہمت۔ سلسلہ کی مرکزی شہنشاہ کی سرگرمی لار کا دیکھنا۔ اور خاص کر حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی صحبت قدسیہ اور آپ کا درس قرآن کریم۔ یہ سب ایسی برکات اور ایسے فیوض ہیں۔ کہ کسی خوش نصیب ہی کو میسر ہوتے ہیں۔

دریاب گو ما جلدی۔ بشتاب گر اہل دلی،
خباہد کہ تو اہل یا فتنہ دیکھ جنیں ایام ہزار،
خاکسار سید محمود اللہ شاہ جنرل سکریٹری تعلیم الاسلام اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانان ہسپل چک جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء بعد نماز جمعہ مسلمانان ہسپل چک د بانیہ چک کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی تجویز کردہ قرار دادیں منظور ہوئیں۔ (نامہ نگار)

چک نمبر ۷۷ میں متحدہ جلسہ

۲۲ جولائی بعد نماز جمعہ مسلمانان مواعظات نمبر ۲۸۰ د ۲۸۱ و ۲۸۲ د آدی فرقی چک نمبر ۲۷۱ ر کھ برانچ نے باہمی مشورہ سے چک نمبر ۲۷۱ ر کھ برانچ میں جلسہ منعقد کیا۔ جمعہ کی نماز کے بعد حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ کی تجویز کردہ قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔ (فدا الدین)

جگادھری ضلع انبالہ کا جلسہ

۲۲ جولائی بروز جمعہ ۲ بجے دن کے وقت ضلع جگادھری ضلع انبالہ زیر مہارت شیخ نیانہ محمد صاحب رئیس جگادھری جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور ریزولوشنز جو کہ حضرت امام جماعت احمدیہ پاس کئے گئے۔ (ایم ایم الدین احمدی)

جوڑہ کرنا میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو جوڑہ کرنا کے جلسہ مسلمانوں کا ایک مشترکہ جلسہ زیر مہارت جناب چوہدری محمد عیاض صاحب منعقد ہوا جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قرار دادیں پاس ہوئیں۔ (فاکسار محمد علی خان)

کوٹ خانانوالی میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو مسلمانان علاقہ ہذا کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں ہر فرقہ و خیال کے مسلمان بڑی تعداد میں شامل تھے۔ جلسہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قرار دادیں پیش ہو کر متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔ (نصر اللہ خان)

گھنول کے میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو مسلمانان موضع گھنول کے میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قرار دادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔ (محمد یعقوب)

حضرت امام جماعت احمدیہ کی تجویز پر مسلمانان پنجاب دیگر صوبوں کا عمل

ہندوستان کے طول عرض میں ۲۲ جولائی کو عظیم الشان جلسے

مسلمانان ہند کے قومی وطنی اتحاد کے خوش کن مناظر

ہمساکل فرقوں کے مسلمان موجود تھے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشنز پاس کئے گئے۔ (غلام احمد)

موضع ساندھن علاقہ ملکانہ میں جلسہ

علاقہ ملکانہ میں ساندھن ملکانہ راجپوتوں کا ایک بہت مشہور قصبہ ہے۔ یہ جہاں ۲۲ جولائی کو ان امور کے متعلق جو ریزولوشنز کی صورت میں راجپوتوں کے مسلمانوں نے منظور کئے۔ ملکانہ راجپوتوں کو خوب سمجھایا گیا۔ باہمی محبت و صلح کی تلقین کی گئی۔ لوگوں نے دلچسپی سے باتیں سنیں۔ ادا مان پر عمل کرنا عہد کیا۔ (ڈاکٹر فضل کریم)

مسلمانان پھول کے کا جلسہ

۲۲ جولائی بعد نماز جمعہ زیر مہارت جناب منشی محمد الدین صاحب ٹھیکیدار جمع مسلمانان پھول کے میں ستریلن و مقامات تحصیل پھول کے ضلع گودا پور کا ایک جلسہ قرار پایا۔ جلسہ کی کارروائی بعد تلاوت قرآن حمد شروع ہوئی۔ سب سے اول ایک فاضل نے حالات حاضرہ پر ایک دلچسپ اور موثر تقریر کی جس میں سب مسلمانوں کو اتفاق اور اتحاد کی تلقین کی۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشنز پاس ہوئے۔ ان میں سے پہلے چوہدری محمد یونس صاحب حضور گورنر صاحب پنجاب کی خدمت میں بھیجے گئے۔ (عبدالکریم)

پہلا ہماراں میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء بعد نماز جمعہ جلسہ ہماراں ہائے موضع وہلاں ہماراں و گولے و پیڈر کے دو ہنگل نجاران سنگھ صاحب چوہدری چوہدری گوردیہ ہماراں نے جو جوار کے تمام مسلمانوں کا متحدہ عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی اہم فتاویٰ فرمودہ قرار دادیں پیش ہو کر منظور ہوئیں۔ (فیض احمد)

پنڈی بھٹیہا کے مسلمانوں کا جلسہ

پنڈی بھٹیہا و متعلقہ مقامات کے مسلمانوں کا جلسہ ۲۲ جولائی بروز جمعہ ہوا جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشنز متفقہ طور پر پاس کئے گئے۔ (غلام حیدر)

مسلمانان سلوہ کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء بروز جمعہ مسلمانان سلوہ تحصیل ہوشیار پور ضلع جالندھر کا جلسہ ہوا جو فرقہ و اسلامی پر مشتمل تھا۔ افسوس میں کثرت سے مسلمان اور گرد کے شامل تھے۔ جب ہدایات حضرت امام جماعت احمدیہ ریزولوشنز پاس کئے گئے۔ (فضل حسین)

گوٹلی میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء بروز جمعہ مسلمانان گوٹلی کا ایک جلسہ عام تمام فرقہ کے کانور مہارت چوہدری غلام محمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی ارشاد فرمودہ قرار دادیں اتفاق پاس کی گئیں۔ (پیر بشیر احمد)

کوٹلی شیخاں میں جلسہ

۲۲ جولائی بعد نماز جمعہ زیر مہارت جناب مولانا مولوی حکیم اللہ دین صاحب کوٹلی شیخاں جامع مسجد میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ہر ایک فرقہ کے لوگ شامل تھے۔ لوگ دوسرے سے بہت بڑی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشنز اتفاق پاس ہوئے۔ (پیر فتح شاہ)

کریام میں جلسہ

۲۲ جولائی کو مسلمانان کریام نے بعد نماز جمعہ جلسہ کیا حاضرین

مسلمانانِ دہلی کا عظیم الشان جلسہ

مسلمانانِ دہلی کا ایک عظیم الشان جلسہ جس میں دس ہزار کے قریب ہر طبقہ و گروہ کے مسلمان شریک تھے۔ ۲۲ جولائی کو بعد از نماز جمعہ جامع مسجد دہلی میں زیر صدارت مولانا سید محمد صاحب امام مسجد شاہی منعقد ہوا۔ جس میں سب ذیل ریزولیوشنز یا اتفاق پاس ہوئے۔

(۱) مسلمانانِ دہلی کلہ جلسہ جس میں ہر طبقہ و گروہ کے مسلمان شریک ہیں۔ اعلان کرتا ہے کہ کتاب روچیاں کے متعلق جسٹس ڈیپ سنگھ کے فیصلہ نے انبیاء کرام اور پیشوا ایمان مذہب کی توہین کا دروازہ کھول دیا ہے۔ نیز انہوں نے دفعہ ۱۵۳ الف کی ایسی تشریح کی ہے جو آشکارا نہیں ہوئی تھی۔ ہذا ان کے فیصلے اور اس تشریح کو یہ جلسہ غلط و گمراہ کن سمجھتا ہے۔ اور اس لئے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ جسٹس ڈیپ سنگھ کو برطانوی جہاں بٹے اور جیل کو سزا دی جائے۔

مسلم وفد کے جواب پر ریزولیوشن (۲) کے تحت درج ذیل باتوں کو عدالت عالیہ میں منتقل کرانے کو یہ ریزولیوشن اختیار کرتا ہے۔ لیکن جب تک سب ذیل مطالبات پورے نہ ہوں گے۔

اس وقت تک مسلمان مسلمان نہ ہوں گے۔

زبیر ایہ جلسہ کو غلط سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ یلہ سے جلد توہین پیشوا ایمان مذہب کے متعلق ایک مستقل واقع قانون بنائے تاکہ اس قسم کی غلط تشریحات کا آمیزہ در داہند ہو جائے۔ جب تک ایسا قانون بنایا جائے۔ اس وقت تک ایک ہنگامی قانون سادہ کر دیا جائے۔

(۳) یہ جلسہ مطالبہ کرتا ہے کہ مدیر ذوالفہم اور ٹکٹا و دیگر کارکنان اور مذاکارانِ خلافت کو جو اس فیصلہ پر دلچسپی لینے کے سلسلے میں گرفتار ہوئے ہیں۔ فوراً رہا کر دیا جائے۔

(۴) اس جلسہ کی رائے میں یہ ضروری ہے کہ عدالت عالیہ ہائی کورٹ کے متعلق آزاد کیخبر کے ذریعہ تحقیقات کی جائے تاکہ جو واقعات شہور ہو چکے ہیں۔ ان کے متعلق الطہان عام حاصل ہو سکے۔

مولانا محمد الدین صاحب بی۔ اے۔ صدر مسلح اسلام امریکہ نے اپنی تقریر میں دو اور ریزولیوشنز پیش کیں جو کہ مجمع نے اتفاق قبول کئے۔ (۱) اتحاد بین المسلمین (۲) اقتصادی حالت کو درست کرنے کے لئے ہندوؤں سے پھون چھات کرنا اپنی دوکانیں کھلوانا۔ اور ہندوؤں سے سود پر روپیہ قرض لینا۔

(ٹاکسار عبدالحمید)

سارچوہ میں جلسہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی تریک کے ماتحت

۲۲ جولائی کو موضع سارچوہ میں عام مسلمانوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں سوا سات سارچوہ۔ پارہ ڈوال۔ کوٹلی ناصر کے ٹریبی۔ محمد پورہ بھارت ڈوال۔ لغردال وغیرہ شامل ہوئے۔ جلسہ کو کامیاب بنانے کی تحریک میں جو ہماری نبی بخش جیف نیر دار سارچوہ غیر احمدی دو لاداد خان احمدی پشتریب انسپٹر پولیس اور عبدالرشید خان احمدی مسائی تھے۔ اسد نقالی کے فضل سے جلسہ خیر و خوبی سے ہنایت کامیاب ہوا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔

مسلمانانِ برت حکیم کا جلسہ

مسلمانانِ موضع برت حکیم ضلع لدھیانہ ۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قراردادیں منظور ہوئیں۔

مسلمانانِ پہوراہ کا جلسہ

مسلمانانِ موضع پہوراہ ضلع لدھیانہ ۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔

فیض اللہ چک میں جلسہ

مسلمانانِ فیض اللہ چک کا ایک جلسہ زیر صدارت حافظ نور محمد صاحب منعقد ہوا۔ ہرزقہ کے مسلمان موجود تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ تجاویز اتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔

(ٹاکسار رحمت اللہ)

ماڑی پوچیاں میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء بروز اتوار جمعہ مسلمانانِ ماڑی پوچیاں کا ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت جناب پودہری فتح محمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماڑی پوچیاں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز کردہ ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ جن کی کاپیاں مختلف اجازات اور گورنر صاحب بہادر پنجاب کو بھیجی گئیں۔ (محمد حسین خان)

مسلمانانِ لہے کوٹ کا جلسہ

۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد میں مسلمانوں کا ایک منعقد

جلسہ منعقد ہوا جس میں تجاویز زمرہ حضرت امام جماعت احمدیہ حاضرین کو پیش کر سنائی اور سجھائی گئیں۔ جو باتفاق رائے سے منظور ہوئیں۔ پاس ہوئیں۔

بنگہ میں جلسہ

۲۲ جولائی بروز جمعہ المبارک مسجد احمدیہ میں جلسہ کیا گیا۔ زمرہ حضرت امام جماعت احمدیہ قراردادیں پاس کی گئیں۔ احمدی وغیر احمدی شامل جلسہ تھے۔ (رحمت اللہ)

بھکر میں مسلمانوں کا جلسہ

۲۲ جولائی کو اہل شہر د علاقہ تحصیل بھکر شیش بہر زقہ دہر ملت داخل اسلام نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد زمرہ ریزولیوشنز اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ حاضرین کی تعداد تسلی بخش تھی۔

کوٹلاہ واس کے گروڈوات کے مسلمانوں کا جلسہ

مسلمانانِ قبیلہ جانت کوٹلاہ گروڈہ باشم۔ چھارواہ کا منعقدہ جلسہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء کو منعقد ہوا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولیوشنز باتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ اور لوگوں پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔

کسیر و دھل میں جلسہ

مسلمانانِ کسیر و دھل کا جلسہ منعقدہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء میں حضرت اقدس حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشاد زمرہ ریزولیوشنز اتفاق رائے سے پاس کئے گئے۔ (فاضل شاہ)

مسلمانوں کا اجتماع

۲۲ جولائی مسلمانانِ کوٹلی ہر ترائن ضلع سیالکوٹ کا جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد زمرہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

مسلمانانِ سرٹوہ کا اجلاس

۲۲ جولائی کو مسلمانانِ سرٹوہ جامع مسجد میں منعقد

جس میں بالاتفاق حضرت امام جماعت احمدیہ کی ارشاد فرمودہ قرار دیں
منظور ہوئیں۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ (محمد علی خان)

کاٹھ گڑھ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو تمام مسلمانوں کا ایک متفقہ جلسہ
احمدیہ جامع مسجد کاٹھ گڑھ میں ہوا۔ جس کے صدر چودھری عبدالرحیم
خان صاحب احمدی ممبر دار تھے۔ مقرر مولوی عبدالسلام صاحب
احمدی کاٹھ گڑھ تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی پیش کردہ
قراردادیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔ (عبدالمنان)

گوٹریالہ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو گوٹریالہ خاص اور دیگر گروہ پیش کش کے
چند دیہات کے لوگوں کا رسول کی پیروی سے اللہ علیہ وسلم کی عزت کے
تحفظ میں ایک بہت بڑا اجتماع ہوا۔ جمعہ کی نماز کے بعد جامع مسجد
گوٹریالہ میں ماسٹر رحمت خان صاحب پشتر والد نے حالات حاضرہ
کے متعلق ایک متوسط تقریر فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار راقم نے
حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز فرمودہ ریزولوشنز پیش کئے۔
بالاتفاق رائے حاضرین جلسہ پاس ہوئے۔ (سلطنت عالم)

چک نمبر ۸ میں جلسہ

محبوب حکم حضرت امام جماعت احمدیہ باقرا کمدہ جلسہ
کیا گیا۔ اور ریزولوشنز حضور کے سنائے گئے۔ جن کو تمام
گاؤں کے آدمیوں نے ہدایت ہی خوشی کے ساتھ منظور کیا۔ اور
اقرار کیا۔ کہ ہم آپ کے ساتھ پورے طور پر متفق ہیں۔ اور عہد آمد
بھی شروع کر دیا گیا۔ بلکہ ایک دوکان مسلمان کی بھی کھلا دی ہے۔
(خاکسار فتح خان)

مسلمانان چک ۳۸ کے جلسے

حکیم حضرت امام جماعت احمدیہ ۲۲ جولائی بروز جمعہ
ایبارک کو ہم مسلمانان چک نمبر ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱
و ۴۲ کے جلسے غیر معمولی طور پر منعقد کئے اگرچہ مذکورہ دیہات
میں خواندہ اصحاب بہت کم تھے۔ پھر بھی بے غصہ خالی خوب وقت
بھی۔ فیصلہ راجیال کے متعلق ریح دانوس کیا گیا۔ اشتہار
(کیا آپ اسلام کی زندگی چاہتے ہیں) کے متعلق جاری کیا گیا۔
کی اہمیت کی گئی۔ جس کو سب لوگوں نے منظور کیا۔ اور بورڈ ریزولوشنز پاس
کئے۔

داتہ میں جلسہ

۲۲ جولائی کو بڑی عمدہ وضع داتہ میں مسلمانوں
کا جلسہ ہوا۔ صنف ذوق کے آدمی جمع تھے۔ چونکہ جمعہ کا دن
تھا۔ اور متصلہ بستیوں کے لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔
اس لئے اجتماع غیر معمولی تھا۔ جلسہ میں حضرت امام جماعت
احمدیہ کے تجویز کردہ ریزولوشنز پاس کئے گئے۔ (محمد اسماعیل)

لیہ کے مسلمانوں کا جلسہ

مسلمانان لیہ کا متحدہ جلسہ ۲۲ جولائی کو ہوا۔ مولوی غلام محمد
صاحب احمدی مولوی فاضل نے تقریر کی۔ جس سے کہ اہلیان لیہ
ہناریس بیدار ہوئے۔ لیکچر اتحاد اسلام و دعوت ہدایت پر تھا۔
جس کا اچھا اثر ہوا۔ چند دوکانیں بھی مسلمانوں کی کھلی گئیں۔
اور ایک سائن بھی قائم کی گئی۔ (محمد قابل)

لال پور میں جلسہ

یہاں لال پور میں حضرت اقدس کی تحریک کے مطابق
۲۲ جولائی کو جلسہ مسلمانوں کا ایک منعقد ہوا۔ اندازہ لگایا جاتا
ہے۔ کہ سات آٹھ ہزار کا مجمع تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی فرمودہ
قراردادیں پاس کیں۔ (عصمت اللہ کوئل)

لاوہ میں جلسہ

۲۲ جولائی کو حسب ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ
جمعہ کی نماز کو جلسہ کیا گیا جس میں آج رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی عزت و حرمت کے تحفظ اور مسلمانوں کی مذہبی
اخلاقی۔ سیاسی و تمدنی اصلاح کی تجاویز بتائی گئیں۔
کتاب راجیال کے دل آزار فیصلہ کے باعث جن قراردادوں کے
پاس کرنے کی تحریک کی گئی تھی۔ بالخصوص پیش کش کی گئی۔ جو بالاتفاق
آرا و پاس ہوئیں۔ بعد ازاں محضر نامہ پر دستخط کرائے گئے۔ اور
ناخواندہ صاحبان کا نشان انکو طے ثبوت کیا گیا۔ (محمد ذوق)

شاہدرہ میں جلسہ

۲۲ جولائی کو شاہدرہ میں زیر صدارت جناب حکیم احمد الدین
صاحب احمدی تمام ذوقوں کے مسلمانوں کا جلسہ صبح ۹ بجے ہوا۔ جس
میں ریزولوشنز مجوزہ حضرت امام جماعت احمدیہ پاس کئے

کئے۔ تقریریں بھی ہوئیں۔ سامعین ارد گرد کے دیہات سے بھی
آئے ہوئے تھے۔ اسی تاریخ پانچ بجے شام موضع جیا سونے میں
بھی زیر صدارت حکیم صاحب موصوف مسلمان جیا سونے اور دوسرے
قریبی دیہات کا جلسہ ہوا۔ (اللہ دین)

مسلمانان مونگ کا اجتماع

مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو بعد اذان تک فریضہ جمعہ
مجمع مسلمانان مونگ کا ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت جناب
سید محمد رشاد صاحب احمدی سکریٹری انجمن احمدیہ مونگ منعقد ہوا۔
حاضرین کی تعداد تینتالیس کے قریب ہو گئی۔ مختلف عقائد کا یہ بینظیر
اجتماع اخوت اسلامی کا دلکش منظر تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ مسلمان
ذوقی اختلاف کو پس پشت پھینک کر ایک ہی شیخ کے گرد جمع ہوئے
ہوں۔ محمد رشاد نے خالق اکبر کے بعد مولوی اللہ داتا صاحب نے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرماتے ہوئے موجودہ زمانے
کی فساد سے عوام کو مطلع فرمایا۔ بعدہ جناب سید محمد رشاد صاحب
احمدی نے مسلمانوں کے تفرق کے اسباب اور ان کا علاج کے زیر
عنوان ایک تقریر فرمائی۔ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ ازاں بعد
خاکسار نے موجودہ زمانے میں جب کہ تقاضے ملک ہوا مسوم سے
آلودہ اور ناپاک ہو رہی ہے۔ تحفظ اسلام محض اتحاد میں ہے۔ ایک
مختصر تقریر کی۔ بعد ازاں جناب مولوی اللہ داتا صاحب نے حضرت امام جماعت
احمدیہ بالاتفاق رائے پاس ہوئیں۔ (زبرکت علی)

حصار میں مسلمانوں کا اجتماع

مجمع مسلمانان حصار ۲۲ جولائی کو جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔
ریزولوشنز مجوزہ حضرت امام جماعت احمدیہ بالاتفاق پاس ہوئے۔
(قاسمی غلام محمد)

شادی وال میں جلسہ

بعد نماز جمعہ چودھری صاحب سید محمد زیدار کے ادارے
میں جلسہ منعقد ہوا۔ قبل اس کے شادی کی گئی۔ اور حاضرین کی تعداد
قریباً دو سو کے قریب ہو گئی۔ تقریر اتحاد مسلمانوں کے لئے قرآن و
حدیث سے واضح طور پر بیان کی گئی۔ اور حاضرین نے توجہ اور
شوق سے سنی۔ اسکے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ نے جو تجاویز مسلمانوں
کی ترقی اور بہبودی کے لئے فرمائی ہیں۔ انکو بھی طرح طرح طوع سے
بھیایا گیا۔ اور حاضرین نے اس پر اپنے بیانات کا اظہار کیا۔ حکیم
اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اسکے بعد محضر نامہ پر دستخط تسلیم کیا گیا
نے کئے اور جو ناخواندہ تھے۔ انہوں نے انکو طے ثبوت کیا۔ (عبدالغفار)

مسلمانان بھٹیہار کا جلسہ

مورثہ ۱۲ جولائی کو مسلمانان بھٹیہار کا ایک متحدہ جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشنز با اتفاق رائے پاس ہوئے۔ (جس پاس نمبر)

پنڈی چری میں جلسہ

پنڈی چری میں جمعہ کے دن ۲۲ جولائی کو جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشنز با اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ (خاکسار روشن دین)

جمشید پور میں جلسہ

جمشید پور میں تمام مسلمانوں کی طرف سے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ مضمون پڑھا گیا جو مجلسوں میں پڑھنے کے لئے انجمن العقیقہ میں شائع ہوا تھا۔ اگرچہ بادشہ زور دل پر تھی۔ لیکن جلسہ کا سیلاب رہا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشنز پاس کئے گئے۔ (جمشید پور)

گکھڑ میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسلمانان گکھڑ (جلا انیٹا فرقہ بندی) ایک جلسہ زیر صدارت چودھری محمد حسین صاحب انڈیگر جو ایٹ منعقد ہوا۔ جناب حافظ غلام رحیل صاحب دتیر آبادی نے حالات حاضرہ پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ آئینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم بتلائی۔ اور مسلمانوں کو عقائدی حالت درست کرنے کی خاص توجہ فرمائی۔ اس کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی ارشاد فرمودہ قرار دادیں پاس کی گئیں۔ اور پھر مسلمانوں نے ایک متحدہ انجمن قائم کی۔ (خاکسار اللہ دایا)

کلاس والا میں جلسہ

۱۱ جولائی ۱۹۲۴ء کو بھارت میں کلاس والا میں صاحب مسجد کمال میں جلسہ کیا گیا۔ اکثر لوگ بہت سے بارش کے بچنے بچنے حاضر ہو گئے۔ حاضرین سات آٹھ سیر کے قریب تھے۔ سلسلہ نقار کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشنز پیش ہو کر پاس ہوئے۔ (محمد قائم)

چک سکندر میں جلسہ

۲۲ جولائی شب انجمن حضرت امام جماعت احمدیہ جلسہ منعقد ہوا جس میں متحد ہو جاؤ اور بھٹوت بھجات پیر تقریریں کی گئیں۔ بعد ازاں حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز فرمودہ ریزولوشنز پڑھے گئے۔ حاضرین جلسہ با داند بلند تائید کرتے رہے۔ سامعین کی تعداد جس میں احمدی وغیر احمدی ہر دو فریق کے لوگ شامل تھے۔ کافی تھی۔ (محمد المملک)

مسلمانان چک مدو کا جلسہ

چک مدو کا ایک مسجد میں مسلمانان گردو لوات کا ایک عظیم الشان جلسہ مورثہ ۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ منعقد ہوا جس میں سات آٹھ گاؤں کے ہر مشرب کے آدمی شامل تھے۔ چودھری عبدالعزیز خان صاحب راہ چیل صدر مقرر ہوئے۔ زیر دست تقریروں کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قرار دادیں منظور ہوئیں۔ (عبدالمعنی)

مسلمانان قادر آباد کا جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء بعد نماز جمعہ مسلمانان موضع قادر آباد ضلع سیالکوٹ کا ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ چودھری غلام حسین صاحب صدر جلسہ مقرر ہوئے۔ تجویز مجوزہ حضرت امام جماعت احمدیہ منظور کی گئیں۔ (نامہ نگار)

مسلمانان احمد نگر کا جلسہ

مقام احمد نگر ۲۲ محرم الحرام بروز جمعہ ۲۲ جولائی کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت مولوی محمد عبدالخالق صاحب کے ایک عظیم الشان جلسہ قرار پایا۔ ابتدا میں جلسہ میں جناب حافظ محمد رفیق صاحب امام جامع مسجد نے ایک نعت پڑھی جس کے ہر شعر پر درود شریف سے مسجد گونج اٹھتی تھی۔ بعد ازاں خاکسار نے جلسہ کے نقاد سے حاضرین کو کام کو مطلع کیا۔ اس کے بعد جناب غلام محمد صاحب عشقی نے ایک تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مولوی محمد ابراہیم خان صاحب نے قرآن شریف و حدیث شریف سے سرشار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت و تعظیم و توثیق کے متعلق اعلیٰ پیرائے میں تقریر فرمائی جس سے حاضرین میں ایک عجیب جوش پھیل گیا۔ اور تمام لوگوں میں آفرین و تحنن کی صدیوں جہنم ہوئی اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قرار دادیں پاس کی گئیں۔ (محمد)

دوالمیال میں جلسہ

مورثہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو بعد نماز جمعہ یہاں ایک جلسہ زیر صدارت فقیر سید مولوی لال شاہ صاحب منعقد ہوا۔ صدر مذکور نے اپنی افتتاحی تقریر میں فضائل سرور دو جہان بیان فرماتے ہوئے اور آپ کی ذات ستودہ صفات پر آریہ وغیرہ کے گندے اور دل آزار پاجیانہ حلوں کا ذکر کر کے تحفظ عترت سرور کائنات کی ضرورت اور اہمیت حاضرین کے ذہن نشین فرمائی۔ زان بعد قاضی عبدالرحمن صاحب نے تجویز فرمودہ ریزولوشنز پیش کیں۔ اس کے بعد ملک فتح محمد صاحب بمبر دار کمال نے اہل اسلام تجارت کو فروغ دیں۔ اور اپنے مقدمات وغیرہ میں ہندو رکھلا کو پیر و کار نہ بنائیں پیر ایک روز دن تقریر فرمائی۔ اور ان تقریر کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کے تجویز فرمودہ ریزولوشنز با اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ (عبدالمعنی)

مسلمانان دھرم کوٹ کا جلسہ

مسلمانان دھرم کوٹ کے جلسہ زیر صدارت جناب مولانا مولوی سید منظور احمد صاحب پیر نقوی مفتی مکان شریف منعقد ہوا۔ جان نثاران آقائے دو جہان کثیر الشکر اور اہل بلگرام میں موجود تھے۔ جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ بعد ازاں بلال خان نعمت خان نے نہایت دلکش پیرایہ میں سرور کائنات صفاہ ابی دانی کی نسبت میں فرمایا کہ جناب سلطان احمد خان صاحب نے سورہ العنکبوت کا پہلا رکوع با ترجمہ تلاوت فرمایا کہ میں نے کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد جناب صدر نے مختصر آگر نہایت مؤثر پیرایہ میں حالات حاضرہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے تقریر فرمائی۔ جس کا حاضرین اور سامعین پر نہایت گہرا اثر پڑا۔ ازاں بعد حضرت امام جماعت احمدیہ کی مجوزہ قرار دادیں با اتفاق رائے منظور ہوئیں۔ (سلطان احمد)

مسلمانان راہون ضلع جالندھر جلسہ

مسلمانان راہون ایک جلسہ مورثہ ۲۲ جولائی کو زیر صدارت چودھری غلام رحیل صاحب نے منعقد ہوا۔ باوجودیکہ بارش ہونے لگی تھی تاہم سامعین خاصی تعداد میں جمع ہو گئے۔ جلسہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشاد فرمودہ ریزولوشنز پاس کئے گئے۔ (عبدالمعنی)

سٹیالی میں جلسہ

۲۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو موضع سٹیالی ضلع گورداسپور میں دو مسلمانوں نے ایک جلسہ کیا جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشنز با اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ (محمد)

مورثہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۴ء کو مسلمانان بھٹیہار میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے مجوزہ ریزولوشنز با اتفاق رائے سے پاس ہوئے۔ (محمد)

نمبر	نام جماعت	رقم چہرہ موجود خاص	کیفیت	نمبر	نام جماعت	رقم چہرہ موجود خاص	کیفیت
۳۵	شاہدہ	۲۳۹-۰-۰		۵۲	مشیکے بیرون صاحب	۲۵-۰-۰	
۳۶	جی	۲۰۶-۰-۰		۵۳	سودی محمد احسان الحق	۸۱-۰-۰	مولوی صاحب ہر چہرہ میں شرح ممدو سے لیتے ہیں اور اپنا چندہ باقاعدہ ارسال کرتے ہیں۔ آپ جماعت بھائیوں میں شامل ہوا ہے کہ وعدہ کا بھی انتظار ہے
۳۷	جوں	۱۲۸-۰-۰		۵۴	کچھو فیض علی	۳۳۱-۰-۰	سیاں صاحبہ جو ہری غلام عباس خاں صاحبہ سید نور احمد صاحبہ صاحبہ چہرہ میں درخشاں
۳۸	پیر کو فیض گجراتی	۲۵-۸-۰		۵۵	نورانی کریم صاحب	۳۲-۰-۰	
۳۹	محبوبنگ	۲۱۹-۰-۰		۵۶	ہادی پور	۱۲۵-۰-۰	اس چندہ میں سات دوست ایسے ہیں جو کاروبار میں ہوتے ہیں اپنے ماہواری اخراجات میں سے حصہ کے حساب وعدہ کیا ہے
۴۰	گھوڑیوں	۸-۱۳-۰		۵۷	سکندر آباد	۶۰۱-۰-۰	سید محمد حسین صاحبہ
۴۱	شاہ جمال فتح گجرات	۹۶-۰-۰		۵۸	کوہاٹ	۳۶۷-۰-۰	سید محمد حسین صاحبہ
۴۲	شاہدہ	۲۹۲-۱۰-۰	ڈاکٹر علامہ صاحبہ	۵۹	کوئی ہرگز	۸۰-۰-۰	
۴۳	نفر دال	۲۰-۰-۰		۶۰	گھیر فتح گجرات	۲۵-۰-۰	
۴۴	سعد اللہ پور	۵۶-۱۰-۲		۶۱	پالم پور	۷۶-۰-۰	بابو عبد اللہ صاحبہ
۴۵	دیگر لا مشیح زنگاری	۶۰-۰-۰		۶۲	مضوی	۲۵۷-۰-۰	
۴۶	راولپنڈی	۱۲۰-۱-۹-۰	۱) مرزا محمد حسین صاحبہ ۲) بابو غلام مصطفیٰ صاحبہ ۳) سید محمد عبداللہ صاحبہ ۴) ڈاکٹر عبدالرشید صاحبہ ۵) سیان صاحبہ ۶) بابو فقیر عالم صاحبہ ۷) بابو محمد آفاق صاحبہ ۸) سیان احمد الدین صاحبہ ۹) سترے محمد صدیق صاحبہ ۱۰) ڈاکٹر محمد رفیع صاحبہ ۱۱) اشرف علی صاحبہ	۶۳	بھیہ اخیل	۲۶۰-۰-۰	چوہدری سائق علی صاحبہ عسکری رقم قابل قبول باقی رہا مفضل نواز صاحبہ
۴۷	پنڈی چوری	۱۱۷-۰-۰	سیان محمد دین صاحبہ زنگارے باوجود بہت زیادہ ملازمت اور لاپرواہی نے کچھ بھی باقی نہیں رہا ہے۔ جرم اللہ	۶۴	دوکانی	۲۳-۸-۰	
۴۸	سورہ	۲۰-۰-۰		۶۵	احباب اورانی	۹۶-۳-۰	
۴۹	نیر پور	۹۷۰-۰-۰		۶۶	بابو فقیر علی صاحبہ	۱۰-۰-۰	
۵۰	نکاح صاحب	۶۶۶-۰-۰	اصل نام وہاں کی گیا ہے۔ تاہم کچھ باقی باقی ہے	۶۷	اسٹریٹ بارک میں صاحبہ	۶۸-۰-۰	
۵۱	پارہ چار	۶۶۶-۰-۰		۶۸	لاہور بجائی دروازہ	۳۷۲-۱۳-۰	بابو وزیر محمد صاحبہ حکیم سراج الدین صاحبہ بابو سلامت علی صاحبہ
				۶۹	چک ۲۵	۳۶-۰-۰	
				۷۰	پارسہ	۷۵-۰-۰	بابو عبدالغفور صاحبہ بابو محمد حسین صاحبہ ڈاکٹر خداداد صاحبہ ملک محمد اکبر صاحبہ ملک دل شاہ صاحبہ
				۷۱	عبادان دیران	۲۵۰-۰-۰	مرزا بركات علی صاحبہ امیر جماعت احمدیہ
				۷۲	آرٹھیا ایک بلڈیز	۳۶-۰-۰	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چندہ خاصہ میں کس قدر اصحاب حصہ لیا

محمد و نسل علی رسول اکرم ص

ذیل میں ان جامعوں کے نام اور عدسے سے مختصر نوٹ کے ساتھ لکھے جاتے ہیں۔ آجنگ (۲/۲۵) بقدر ہر دست آمد عدسہ وصول ہوئی ہیں۔ وہ حتمی ہیں۔ اس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ کس کس پر حصہ جمعیتوں سے فارم وصول ہوئے ہیں۔ حالانکہ تحریک چندہ خاصہ ۱۹۲۵ء کو شروع کیے ہوئے ہیں۔ اور پچھلے یہ تھا کہ اب تک سب جامعوں کے عدسے کے فارم آجاتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جامعوں کے عدسہ داران نے فارم ارسال کیے کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور انہوں نے اپنے طور پر عدسے لئے ہوئے۔ اس لئے گزارش کی جاتی ہے کہ کچھ عرصے میں کے فارم چندہ خاصہ نہیں آئے۔ جلد سے جلد ارسال فرمادیں۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی لکھنا ہے کہ ماہ اگست ۱۹۲۵ء میں تمام جامعوں سے چندہ خاصہ کی پہلی قسط بھی آنا ضروری ہے۔ زیادہ معنی نظر رکھنا

سلسلہ	نام جامعیت	رقم و عدسہ چندہ خاصہ	اس پر پچاس فیصد دیئے والے	کیفیت	رقم و عدسہ	اس پر پچاس فیصد دیئے والے	کیفیت
۱	علی پور چنگ ضلع لاہور	۱۸۶	۱۲	ان میں فتح اللہ حسین صاحب سب سچ پروریاں کا چندہ با شرح شامل ہے۔	۱۲۶	فارم چندہ خاصہ وصول ہو کر ناکمل رہنے والے ہیں کیا گیا	فارم چندہ خاصہ
۲	مشیمانہ ضلع ہوشیار پور	۲۳	۳	یہ جامعیت زینت دارہ مختصر سی ہے پوری فتح اللہ صاحب کو کثرت قربت کام کرتے ہیں۔	۶۹	سید مبارک علی شاہ صاحب	سید مبارک علی شاہ صاحب
۳	مولوی بشیر احمد صاحب قاضی	۲۸	۳		۳	سزوی محمد الدین صاحب	پچاس فی صدی چندہ دیا
					۴	سید ہار علی صاحب	
					۸	مفتی محمد انور صاحب	
					۲-۱-۲	راجہ علی محمد خاں کی سستی کا نتیجہ ہے۔	
					۱-۱-۱	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۱-۱-۱	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۹۹-۶	سید محمد شاد علی صاحب	
					۷۸۸	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۱۱۰۶	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۱۸	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۲۲	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۱۳	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۳۵۸	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۴	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۱۳۳	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۲۸	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۲۹	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۲۸-۱۲	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۱۲	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۳-۶	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۳۲	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۳۳	مفتی محمد شاد علی صاحب	
					۲۵	مفتی محمد شاد علی صاحب	

پیش ہو کر پچاس بنے۔ رقم فارم

لی مجوزہ دارالامان

کالم ضروریات

ضرورت انجینئر ایک جگہ انجینئر کی ضرورت ہے۔ توجہ چار سو سے شروع ہو کر ساڑھے چار سو تک در خواست لکھ کر میرے پاس بھیجیں۔ درخواست کرسی کا نام نہ ہو۔ اخبار کا حوالہ ہو۔ ریٹری وغیرہ کے واسطے ۸ کے ٹکٹ ساتھ بھیج دیں۔ (محمد صادق ناظر امور عامہ قادیان)

سب اسٹنٹ سرینوں کی ضرورت پنجاب کے ایک ڈسٹرکٹ بورڈ کو سب اسٹنٹ سرینوں کی ضرورت ہے۔ (۳) پشاور میں ایک میڈیکل شاپ کے لئے ایک اسٹنٹ سرین کی (۳) اور اسی شاپ کے لئے ایک کمپونڈر کی۔ خواہشمند بہت جلد اپنی درخواست مع نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق سیکرٹری امور عامہ یا امیر جماعت مقامی دفتر لہذا میں بھیجیں۔ درخواست میں اخبار کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں۔ (محمد صادق ناظر امور عامہ قادیان)

ضرورت ملازمین (۱) ایک احمدی معزز گھر میں ایک خادمہ کی ضرورت ہے جو کھانا پکا سکتی ہو۔ (۲) دو موٹر ڈرامیوں کی ضرورت ہے جو فوراً موٹر کار چلا سکیں تاکہ برکتے ہوئے (۳) ایک احمدی پریسین فارغ ہے کیا کوئی تناسلی پریسین کام دلوا سکتے ہیں (۴) ایک احمدی لوجوان علم طب سیکھنا چاہتے ہیں۔ کیا کوئی طبیب صاحب اسے بطور شاگرد اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ محمد صادق ناظر امور عامہ

و مہمت ایک احمدی لوجوان جو فنٹاک اور چلانے کا **ضرورت ملازم** کام سیکھ چکا ہے۔ اور سندیافتہ ہے۔ ملازمت کا خواہشمند ہے۔ اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو۔ تو مطلع فرمادیں ناظر امور عامہ قادیان

ضرورت مدرسین پنجاب کے ایک ضلع میں جدید نوآبادیاں ہونے کی وجہ سے اکثر پرائمری مدرسین کی ضرورت رہتی ہے۔ لیکن خود ڈسٹرکٹ انسپکٹر سکولز کے پاس حاضری ہو کر درخواست دینی پڑتی ہے۔ وہ دیکھ کر رکھتے ہیں۔

مل اردو یا انگریزی پاس ہو۔ ۱۸ سال سے کم عمر کا نہ ہو۔ جو صاحب خود جا کر درخواست دینے کی کجلیف گوارا کریں۔ وہ بہت جلد دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں۔ انکو وہ مقام بتا دیا جاوے گا۔ جن جگہ حاضر ہو کر درخواست دینی ہے۔ لیکن اپنے ساتھ کم از کم ایک ماہ کا خرچہ زار راہ کے علاوہ لہذا ضرور لے جانا چاہئے۔ کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ جاتے ہی ملازمت مل جائے۔ کچھ دن انتظار کرنا پڑے۔ یا امید دار کو انسپکٹر صاحب منظور نہ کریں۔ غیر المعنی۔ ناظر امور عامہ۔

ایک ملازمین مسلمانوں کا تعدادوں کی ضرورت ہے جو خواہشمند ہیں۔ انکو دین کے معزز برائے شمس قیوم ضلع منگھری سے خط و کتابت کریں۔

تہسم کی تہسمی کتابین اور تہسمی
طریکٹ ملنے کا تہسمی
بلکہ تہسمی و اشفاق و ایان ضلع گورداسپور

دنیائیں انکھیں بری نعمت میں
 اگر آپ کو اپنی پیاری آنکھوں کی کچھ قدر ہے تو پھر آج سے ہی مونی صحر بربرہ مستطال شروع کر دینا چاہئے۔ جو جملہ امراض چشم کے لئے آکسیر ہے۔ جسے اگر اور حکما بروقت ضرورت بندہ یہ تار طلب کرتے ہیں قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنے۔ محصولہ ایک علاوہ

آپ کے سرمہ کی جتنی تعریف کجا کم ہے
 جناب چودھری غنایت اللہ خان ساڑھے آٹھ روپے میں اپنی آنکھوں کی تہسمی لکھتے ہیں۔ کہ مجھے ضعف بصیر اور سرخی آنکھ کی شکایت تھی۔ اس کے لئے آپ کا سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا۔ جتنی تعریف کی جائے کم ہے براہ کرم ایک تولہ سرمہ اور بندہ یہ دیں گی۔ علی محمد بھٹی۔ پتہ گورداسپور۔

الخطیہ

رواں احمدی لڑکیوں کے لئے جس کی پیدائش تعلیم تربیت قادیان میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور معزز خاندان میں ہوئی ہے۔ یہ بختوں کی ضرورت ہے۔ لڑکیوں کی عمر ۱۸-۱۶ سال تعلیم مکمل کے برابر۔ امور خاونداری سے واقف۔ دینی تعلیم سے بہرہ ور۔ لڑکے اعلیٰ تعلیم یافتہ۔ دیندار اسلام واقف۔ برہنہ روزگار یا صاحب جائیداد معزز اور شریف قوم کے۔ قادیان میں سکونت اختیار کرنے والوں کو ترجیح دی جائیگی۔ مولوی عطار محمد۔ کلرک دفتر۔ ناظر اعلیٰ۔

اولاد کا ترہ بے اولادوں کو
 اگر آپ اولاد میں ملکر آپ حصول اولاد کی خاطر سیکرٹری کے پاس آکر دیکھیں تو والد صاحب کی زود نما و تجربہ شدہ اور دیکھا گیا اسٹاکر کے اولاد حاصل کرنے والے والد صاحب کے فضل سے جو زود نیا علاج میں خاص طور پر حاصل ہے۔ انہوں نے سیکرٹری کے خورق علاج کیا ہے۔ اور پشاور اور لاہور میں حاصل کی ہے۔ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ اور قدرت خدا کا ملاحظہ فرمادیں۔ قیامت قائمہ کا ظہور ہے۔ کہ یعنی فریادیں اور یہ علاج خود کو کوشش سے اور ذرا وقت کے ساتھ حاصل فرمادیں۔ اور یہ دیکھ کر کہہ جائیگی۔ پتہ گورداسپور۔

ہندوستان کی خبریں

ملتان شہر ۵ اگست۔ ہندو بھادرا آریہ سماج کے ارکان نے اپنی مجالس میں یہ طے کیا ہے۔ کہ جو معزز مسلم شرفاء و دکلا اسلامی مفاد اور مسلمانوں کے لئے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اور ہندووں کے کرایہ دار ہیں۔ انہیں نوٹس دئے جائیں۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں شیخ نیاز علی صاحب دکیل کو مالک مکان کی طرف سے نوٹس دیا گیا۔ اور انتقام نگراہنوں نے یہ خبر سنتے ہی خود مکان خالی کر دیا۔ اب شیخ عبدالرزاق صاحب بیر شکر کو بھی ہتھیہ ناناک چند دکیل مالک مکان کی طرف سے نوٹس دئے دیا گیا ہے۔ کہ وہ اکتوبر سے پہلے مکان خالی کر دیں۔

لاہور ۹ اگست۔ سید عطار اللہ شاہ بخاری اور غازی عبدالرحمن کے خلاف مسٹر لیکن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج ٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا۔ عدالت نے اس کا فیصلہ سناتے ہوئے ہر دو اصحاب کو ایک سال کے لئے تیس تیس ہزار کی ضمانت (یا ساڑھے سات سات ہزار کی چار ضمانتیں) یا ایک ایک سال قید محض کا حکم سنایا ہے۔

راولپنڈی ۱۱ اگست۔ گذشتہ شب آریہ سماج مندوبین راولپنڈی کے ہندوؤں کا ایک اجلاس عام منعقد ہوا۔ ایک قرارداد میں فیصلہ مقدمہ ڈورنٹان کے خلاف مدعا کے احتجاج بلند کی گئی۔

شرومنی اکالی دل کے ایک اجلاس میں جو بمقام امرتسر منعقد ہوا۔ ایک قرارداد منظور ہوئی۔ جس میں قبائل سرحد کے ہندوؤں اور سکھوں کے اخراج پر اظہارِ رائے کیا گیا ہے۔ اور کہا کہ سکھوں میں بڑا جوش کھیل رہا ہے۔ اور پنجاب پر اس کا بہت بڑا اثر ہوگا۔

ملتان ۱۲ اگست۔ کپ بازار کے جن ہندوؤں کا پولیس نے تھانہ فوجدار کی دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت چالان کیا تھا۔ انہیں آج لالہ نندو اس جج ٹریٹ درجہ اول نے رہا کر دیا۔

اجمیر ۵ اگست۔ جھیلوارہ (جھیلوارہ سے) طلبہ میں شمول ہوئی ہیں۔ کہ راجہ صاحب شاہ پور نے بتاریخ ۱۶ جولائی اس قدیم شاہی مسجد کو شہید کر ڈالا۔ جو شاہ پور کی فیصل کے باہر واقع تھی۔ لاہور ۶ اگست۔ جوہلی کابلی مل میں مسلمانوں کے قتل کے مقدمہ میں دس سکھ ملزموں پر سشن میں مقدمہ چل رہا تھا جن پر یہ الزام عائد کیا گیا تھا کہ وہ خلاف قانون جمع میں شامل تھے۔ اور انہوں نے سہ ماہی گذشتہ کو چار مسلمانوں کو قتل کیا۔ اسمیر دن نے ملزمین کے متعلق مختلف رائیں دیں۔ عدالت اپنا فیصلہ محفوظ رکھا۔

رنگون ۸ اگست۔ ایک اپ ٹرین ایک پل پر سے جو شاز اور مانڈلے کے درمیان رنگون سے ۳۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ پٹری سے نیچے اتر گئی۔ ۱۳ گاڑیوں میں سے چھ

اشہادت کی صحت کے ذمہ دار ڈسٹرکٹ ہیں۔ نہ کہ افضل ایڈیٹر

گاریاں ندی میں گر گئیں۔ کسی مسافر کو چوٹ نہیں پہنچی۔ کل ٹرینوں کی آمد و رفت کا سلسلہ حسب معمول قائم ہو گیا۔

عرصہ سے ہر دو در میں مسجد کی قاضی کے متعلق چہ گوگیاں ہو رہی تھیں۔ اور ہندو حلقوں میں سخت تشویش پھیل رہی تھی۔ اب ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ گورنر نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ہر دو در میں مسجد نہیں بن سکتی۔ (دعا پ ۱۱ اگست)

فیروز پور ۸ اگست۔ گنڈا سنگھ نامی ایک عادی مجرم کو مٹرا برہام سٹیشن چچ فیروز پور کی عدالت سے جس دوام بھوجور دیا شور کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ یہ شخص ایک ریلوے مسافر کی جیب کزے ہوئے پکڑا گیا تھا۔

کے لئے یو۔ پی۔ کونسل میں ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے۔

ہمارا راجہ صاحب اور نے ایک اعلان کے ذریعہ تمام اسلامی مکاتب کے بند کر دینے کا حکم صادر کیا ہے۔

کلکتہ ۱۰ اگست۔ مٹر گو سوامی اس امر کی کوشش کر رہے تھے کہ ہندوستانیوں کے ایک میڈیکل ٹین کو چین جانے کی اجازت مل جائے۔ لیکن ہوم سیکریٹری گورنمنٹ ہند نے یہ جواب دیا ہے کہ وفد کو چین بھیج جانے کے لئے اجازت نہیں مل سکتی۔

ٹریوڈنڈرم ۸ اگست۔ ٹراڈ کور کونسل نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اچھوتوں کیلئے علیحدہ ٹرک بنادی جائے۔

لاہور ۱۰ اگست۔ لاکھ شام لال ایڈیٹر گورنمنٹ لائبریری سے زیر دفعہ ۱۱۵۳ الف گورنمنٹ لائبریری میں شائع شدہ ایک نظم "گورو گھنٹال کے رگڑے" کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کی طرف سے عدالت سٹیشن میں ضمانت کیلئے درخواست نامعلوم ہوئی۔

لاہور ۸ اگست۔ سر محمد شفیع نے مسلمانوں سے درخواست کی ہے کہ جس عجلت آمیز طریقے سے مسلمانوں نے رسالہ "دوران" کے مقدمہ میں ملزمین کو سزا دلوائی۔ اس کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا جائے۔

سلیٹ کی اطلاعات منظر ہیں۔ کہ مقامی ہندو ایک ہزار روپیہ جمع کر کے دہلی کے پنڈت لکھنوی نمان شاستری کو اس کام پر تعینات کرنا چاہتے ہیں۔ کہ خاسیوں اور دیگر پہاڑی قبائل کو ہندو دہرم میں شامل کریں۔ خاسیوں کی تعداد ۲۱۸۰۰ ہے۔ ان میں سے بہت سے عیسائی ہو گئے ہیں۔ اور ۸ ہزار اسلام قبول کر چکے ہیں۔ (د ت ج ۱۲ اگست)

تھیں۔ راستہ پہلے سے بند کر دیا گیا تھا عمارت کے ٹکی اور ایک میل پر شنی گئی۔

نیویارک ۶ اگست۔ ددا طالوی اجتماعین پر جو تھکے ایک کارخانہ کے دو آدمیوں کو قتل کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ ان کا نام سیکو ونیز بیٹی تھے۔ عدالت نے ان دونوں کو سزائے قتل دی۔ ہائی کورٹ نے بھی فیصلہ بحال رکھا۔ گورنر نے بھی مرحمت خسر دہن سے انکار کر دیا۔ اسکی وجہ سے مجرمین کے مایموں میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ کل آدھی رات سے قبل ایک چھتہ میں سے پارہم پھٹے۔ فلاڈیلفیا کے ایک گرجا میں بم پھٹا۔ ایک اور بم بالٹیمور میں پھٹا۔

کے مکان پر پڑھا تلاف جان کچھ نہیں ہوا۔ مکانات کو نقصان نہ ہوا۔ پہنچا ہے۔ پولیس کے ۱۲ ہزار جوان کیل کانٹے سے درست ہر وقت تیار رکھے ہیں۔ کہہ رام چاہا ہے۔

بازار چھٹی ٹہ لہور میں ۸ اگست کو بوقت دوپہر ایک ہندو وکاندار نے ایک گاہک کو چھرا مار کر زخمی کر دیا۔ جلد آدر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

اطلاع ملی ہے کہ دربار کشمیر نے گیانی اڈنار سنگھ کو حدود دریا سے جو بیس گھنٹے کے اندر باہر نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

بیتھی ۱۰ اگست۔ مقامی روزنامہ "گجراتی" کو لندن سے شاہی کمیشن کے متعلق ایک پیغام موصول ہوا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دس یا گیارہ ارکان پر مشتمل ہو گا۔ اور اس کے صدر لارڈ سپورٹ ہوں گے۔ چار ہندوستانی ارکان کے نام خربٹا ہیں۔ آریبل دی جے پیل۔ ڈاکٹر سرتج بہادر سپرد۔ سر محمد شفیع اور سٹراے رنگا سوامی آئینگر۔

۸ اگست۔ ہندو مہا سبھا کی مجلس ماملہ کا ایک اجلاس زیر صدارت پنڈت مالویہ انعقاد پد پد ہوا جس میں فیصلہ مندرجہ ذیل کے سلسلہ میں مسلمانوں کی شمولیت اور سرحد کے ہندوؤں کی موجودہ حالت پر بحث و تمحیص ہوئی۔ اور ہندو مصنفین سے اشتعال کی گئی۔ کہ اشتعال کی حالت میں بھی کسی مذہب یا اس کے مقدس بانی پر بذریعہ تقریر یا تحریر حملہ کرنے سے اجتناب کریں۔

شملہ ۷ اگست۔ آج شام کو راجہ فریدزادہ کی صدارت میں شملہ کے ہندوؤں کا ایک عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا جس میں آریہ سماجی رہنماؤں کے قتل حادثہ بریلی اور سرحدی ہندوؤں کی موجودہ حالت کے متعلق قراردادیں منظور ہوئیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ہمارا راجہ صاحب کشمیر کے نواحیہ سحدالین اور ان کے رفقا کو جنہیں مدت ہوئی بلا وجہ کشمیر سے خارج کر دیا تھا۔ مراجعت کی اجازت دیدی ہے۔ اور مسٹر لورین صاحب کو ان کی تحقیق لاری کا عہدہ پھر عطا کر دیا گیا ہے۔

ناناگ ایک پہاڑی قوم ہے۔ اس میں یہ نہایت مذہب و رسم قدیم الایام سے علی آتی ہے۔ کہ اپنی نابالغ لڑکیوں کو بغرض قاسدہ کے لئے بیچ ڈالتے ہیں۔ ناناگ قوم کی اس بد چلتی کو روکنے

نڈن ۹ اگست۔ آج صبح ۱۰ بجے ایڈیٹر ایوب سٹیشن میں ایک بم پھٹ گیا۔ لیکن کسی آدمی کو پوٹ نہیں آئی۔ البتہ عمارت ہل گئی ہے۔ بس کے پرزے پھوٹ کر دم سے پھیل گئے۔ جسکی دیوار ٹکڑے ہو گئی ہے۔

لویسوی ۱۵ اگست۔ شمال مشرقی جاپان میں اربا شدید زلزلہ آیا۔ جسکی مثال گذشتہ ۳۰ سال میں نہیں ملتی۔ تار اور ریلوے لائن ٹوٹ گئی۔ فلوئید اور سائی میں بہت سے مکانات گر گئے۔ خراب کیا جاتا ہے۔ شدید نقصان جان نہیں ہوا۔ زلزلہ کا صدر لویسویاد یو کو ہا مہ میں بھی محسوس ہوا۔

سنگھائی ۹ اگست۔ سنگھائی کے ۹ جاپانی کارخانوں کے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس کا مفاد ہے کہ اگر حکومت نانکن نے اس حکم کو منسوخ نہ کیا۔ کہ کم ستمبر سے کپڑوں پر چھوٹی چوکی وصول کیا جائے۔ تو وہ تباہی سے بچنے کے لئے اپنے کارخانوں کو بند کر دیں گے۔ اور ۶۰ ہزار چینی ملازمین کو جواب دیں گے۔

ممالک غیر کی خبریں

لندن ۷ اگست۔ چند راہ کے اندر ایک ایسا آلہ فروخت بازار میں بھیجا گیا۔ جس کے ذریعہ ان شخصوں کے چہرے اور کانڈھے نظر آئیں گے۔ جو بٹش برادر کا سنگھ کیپنی کے لاسکی تار گھر سے پیغام بھجوا رہے ہوں۔ اس آلے کی قیمت چالیس پونڈ کے قریب ہوگی۔

رگی ۸ اگست۔ کل نیویارک سے سائڈ ٹین میں تین بڑے بگنی بہاڑیا ایک وقت پہنچے۔ فضائی بحرانوں میں کی جہاز رانی کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ تین اس قدر زبردست جہازات ایک ہی روز میں ساٹھ پینٹن پہنچ گئے۔

۱۰ اگست۔ "انڈیا ڈیفینڈ" اخبار نے اعلان کیا ہے۔ کہ شاہ کیمود کا انتقال ہو گیا ہے۔

سنگھائی ۱۰ اگست۔ حکومت نانکن نے اس حالت کو منسوخ کر دیا ہے۔ کہ بیرونی بندرگاہوں کو پابندی نہیں ملے گی۔

ماسکو ۱۰ اگست۔ ایک سرکاری اطلاع مل رہی ہے۔ کہ مرکزی باغی تفریقہ کا بارہ دن کا اجلاس ختم ہو گیا۔ کیپنی نے زینورین اور ڈرا سکی کے اصرار کی تجویز واپس لے لی ہے۔ اور ان کو بنیہ کر دی گئی ہے۔

ریڈ سٹی ۹ اگست۔ پریزیڈنٹ نے نے جہازات کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے۔ اب ان دس ہزار ٹن کے جہازوں کے علاوہ جو زیر تعمیر ہیں۔ دس ہزار ٹن کے مزید بارہ ہزار ٹن کے جہازوں کی تعمیر کے لئے ۱۸ ارب کی توپیں ہوں گی۔